عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۵

۹ تا ۱۵ ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ بمطابق ۱۸ تا ۲۴ اپریل ۱۹۹۷

شمارہ نمبر ۴۷

ختم نبوت اور برطانوی مسلمانوں کی ذمہ داری

قائدینِ ختمِ نبوت کا جنگ مذاکرہ میں اظہارِ خیال

منکرینِ ختمِ نبوت کے لئے اصلی شرعی فیصلہ؟

حج اور عید الاضحی کے موقع پر مسلمانوں کی ذمہ داریاں

ہدایت کیسے ملی؟

پانچ ہزار

قادیانی سربراہ مرزا طاہر کا علمائے اسلام پر تازہ حملہ

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

سوال : عرض یہ کرنا ہے کہ قربانی کے متعلق ایک مضمون جناب منظور احمد صاحب کی جانب سے مورخہ ۹۵-۵-۱۰ کے جنگ اخبار میں چھپا ہے (کاپی منسلک ہے) جس میں مضمون نگار نے قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں یہ بات ثابت کی ہے کہ قربانی کسی بھی مسلمان پر واجب نہیں ہے سوائے ان مسلمانوں کے جو فریضہ حج ادا کر رہے ہوں۔ اور ان جانوروں کی قربانی کی جگہ مقرر ہے جو کہ "بیت عتیق" ہے اس کے علاوہ کہیں اور قربانی بھی جائز نہیں' اس کے علاوہ جانوروں کے لئے بھی لکھا ہے کہ ان کے لئے بھی کوئی خاصیت نہیں بلکہ وہ جانور آپ قربانی کرسکتے ہیں جن سے آپ نے حج کے دوران فائدہ یعنی سواری یا باربرداری کا کام لے چکے ہوں مگر ہوں حلال جانور باقی مضمون آپ خود پڑھ سکتے ہیں۔ اس مضمون سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ کوئی دنبہ وغیرہ نہیں آیا تھا یہ سب غلط باتیں ہیں۔ خط کی طوالت کی وجہ سے میں مزید کچھ نہیں لکھ رہا۔

آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ واقعی مندرجہ بالا مضمون درست ہے یہ ہم تمام لوگ خواہ مخواہ لاکھوں جانوروں کا ہر سال زیاں کرتے ہیں اور گناہ کماتے اور رقم ضائع کرتے ہیں اور اگر مضمون غلط ہے تو مہربانی کرکے اس خط کا جواب استدلال دیں کہ اس مضمون کے پڑھنے کے بعد جو لوگوں کے ذہنوں میں سوال اٹھے ہیں ان سب کا تدارک ہو جائے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس خط کا جواب اپنی پہلی فرصت اور اخبار کی پہلی اشاعت میں دیں گے۔ اللہ آپ کو اس کا بھرپور اجر دے (آمین)

صابر حسین صدیقی

لطیف آباد حیدر آباد

جواب : جو باتیں آپ نے نقل کی ہیں یہ مضمون نگار کی خودرائی ہے۔ شاید وہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ قرآن کریم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بہتر سمجھتے ہیں (نعوذباللہ) کیونکہ:

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رہتے' ہر سال قربانی کرتے تھے۔

○ فرماتے تھے کہ قربانی کے دنوں میں سب سے زیادہ محبوب عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کرنا ہے۔

○ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر سال دو بکروں کی قربانی کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی وصیت فرمائی تھی۔ لہٰذا میں ایک قربانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کرتا ہوں۔

○ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا کہ یارسول اللہ! یہ قربانی کیا چیز ہے؟ فرمایا : یہ تمہارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جاری کردہ طریقہ ہے! عرض کیا گیا کہ ہمیں قربانی کرنے سے کیا ملتا ہے؟ فرمایا' ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔

یہ تمام احادیث مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۷-۱۲۹ میں مذکور ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت زمانے سے لے کر آج تک مشرق و مغرب کے مسلمان قربانیاں کرتے آرہے ہیں' مضمون نگار نے جن آیات کا حوالہ دیا ہے ان کا تعلق قربانی سے نہیں۔ بلکہ ہدی کے جانوروں سے ہے' مضمون نگار نے "ذبیحہ" اور "ہدی" کے فرق کو نہیں سمجھا۔ اس مضمون نگار کا یہ دعویٰ کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ کوئی دنبہ نہیں آیا تھا' یہ بھی صریحاً" غلط ہے۔ سورہ صفات کی آیت ۱۰۷ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وفدیناہ بذبح عظیم "اور ہم نے اس کے فدیہ میں دے دیا ایک بڑا ذبیحہ"۔ حضرت علیؓ' حضرت ابن عباسؓ' حضرت حسن بصریؒ اور دیگر اکابر سے منقول ہے کہ اس بڑے ذبیحہ سے مراد وہ دنبہ ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ میں نازل کیا گیا۔ لیکن فاضل مضمون نگار اس آیت کا ترجمہ کرتے ہیں کہ "اور ہم نے اسے (حضرت اسماعیلؑ کو) ایک عظیم ذبیحہ کے لئے بچایا"۔

مضمون نگار کا یہ ترجمہ مذکورہ بالا اکابر کی تفسیر کے بھی خلاف ہے۔ اردو' فارسی کے تمام تراجم کے بھی خلاف ہے' اور خود عربی زبان کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ اول تو "عظیم ذبیحہ کے لئے "بچایا" آیت کے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں' محض فاضل مضمون نگار کی اختراع ہے' علاوہ ازیں اس ترجمہ کا مفہوم یہ نکلتا ہے کہ اس موقعہ پر جو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جان بچائی وہ ایک عظیم ذبیحہ کے لئے تھی' سوال یہ ہے کہ وہ عظیم ذبیحہ کیا تھا جس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بچایا؟ اور "ذبیحہ" عربی زبان میں اس جانور کو کہا جاتا ہے جو ذبح کیا جائے۔ مضمون نگار غور فرمائیں کہ ان کے ترجمہ سے آیت کا مفہوم کیا بن جاتا ہے؟ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کئے جانے والے تھے ایک بڑے جانور کے لئے بچایا گیا۔ الغرض مضمون نگار کے مطابق قرآن کریم کی آیت کا مفہوم اپنے ذہن کے مطابق ڈھالنے کے لئے جو ترجمہ کیا ہے یہ قرآن کریم کے مطلب کو بگاڑنا ہے۔ جس کو تحریف کہا جاتا ہے' آیت کا سیدھا سادا مطلب (جس کو تمام مفسرین نے اختیار کیا ہے) یہ ہے کہ ہم "نے ایک بڑا ذبیحہ فدیہ میں دے کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بچایا۔"

میں فاضل مضمون نگار کو خیرخواہانہ مشورہ دوں گا کہ وہ اپنی اس تحریر سے توبہ کریں؟ کیونکہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ "جس شخص نے اپنی رائے سے قرآن میں بات کی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائے"۔ (مشکوٰۃ ص ۳۵) (واللہ اعلم)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۵ شمارہ ۴۷

۹ تا ۱۵ ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ

مطابق ۱۷ تا ۲۳ اپریل ۱۹۹۷ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: منشت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و ترئین: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

حج اور عید الاضحیٰ کے موقع پر مسلمانوں کی ذمہ داریاں	۳
ختم نبوت اور برطانوی مسلمانوں کی ذمہ داری	۶
قادیانی سربراہ مرزا طاہر کا علمائے اسلام پر تازہ حملہ	۱۰
پانچ ہزار	۱۳
منکرین ختم نبوت کے لئے اصل شرعی فیصلہ	۱۶
ہدایت کیسی ملی	۱۸
حیات عیسیٰ علیہ السلام	۱۹
تناقضات مرزا	۲۳

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۳۵ روپے سہ ماہی: ۷۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ امریکی ڈالر

یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ اور ایشیائی ممالک ۴۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش نمبر ۲۸ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان فون 514122-583486، فیکس 542277

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199

پبلشر: عبدالرحمن باوا طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ مین رفعت لاون کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج اور عید الاضحی کے موقع پر مسلمانوں کی ذمہ داریاں

حج مبارک اور عید الاضحی کے دن قریب آگئے ہیں دنیا بھر کے مسلمان ان دونوں عظیم عبادت کی تیاری میں مصروف ہیں۔ عالم ارواح میں جن روحوں نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی آواز اور اعلان حج پر اس سال کے لئے "لبیک" کہا تھا وہ تمام کے تمام بیت اللہ شریف اور مدینۃ النبی ﷺ پہنچ چکے ہیں۔ ۸ ذی الحجہ کو تیس لاکھ سے زائد فرزندان توحید بیت اللہ شریف جمع ہوں گے اور طواف و سعی کرکے حج کا پہلا رکن ادا کریں گے۔ ۸ ذی الحجہ کو فرزندان توحید کے یہ قافلے بیت اللہ شریف میں دعا کے ذریعے رب کائنات سے اجازت لے کر منی کے لئے روانہ ہوں گے اور ظہر کی نماز سے پہلے پہلے تمام قافلے منی کو پانچ دن کے لئے اپنا مسکن بنالیں گے' کیونکہ خدا کے محبوب رسول مقبول ﷺ نبی آخر الزمان علیہ السلام نے اپنی امت کو حج کا طریقہ اسی انداز میں فرمایا۔ ایک طرف ان تمام فرزندان توحید اپنے جد امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی قربانیوں کو اپنے پیش نظر رکھیں گے تو دوسری طرف ان کے سامنے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہوگا' جو آج سے تقریباً" چودہ سو سال قبل جب ۹ ہجری میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ ایک ایک رکن ادا کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ مجھ سے حج کے ارکان سیکھ لو۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسا حج کا طریقہ سیکھا کہ حضور اکرم ﷺ کا ایک ایک عمل محفوظ کر دیا اور آج ہر حاجی اس ایک ایک عمل کو اس محبت و عقیدت سے ادا کرتا ہے۔ ۹ ذی الحجہ کا دن تو صرف حجاج کرام کے لئے ہی نہیں دنیا کے تمام مسلمانوں کے لئے ایک خوشی اور مسرت اور کامیابی کا دن ہوتا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کی نگاہیں میدان عرفات کی طرف لگی ہوتی ہیں۔ ان کی خوشی اور مسرت دیکھ کر ہر مسلمان خوش ہوتا ہے جبکہ دین کے دشمن اور شیطان لعین ذلت کے گڑھے میں گرتے نظر آتے ہیں۔ شیطان لعین کی کیفیت تو بہت ہی خراب ہوتی ہے صادق و مصدوق ﷺ فرماتے ہیں کہ عرفہ کے دن سے زیادہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں شیطان بہت ذلیل و خوار ہو رہا ہو۔ اور وہ اپنے منہ پر مٹی ڈالتا ہے۔ سر پیٹتا ہے' اور افسوس کرتا ہے کہ اس کی محنت رائیگاں ہو گئی' تمام کوششیں ضائع ہو گئیں' اس نے تو کتنے عرصہ کی محنت کی' اپنے تمام چیلوں کو لگایا۔ اور مسلمانوں سے گناہ کروائے' برے کام کروائے' لیکن آج ایک دن میں مسلمان نادم ہوا' رب کائنات کے آگے رویا' اللہ تعالی نے اس کی تمام محنتوں پر پانی پھیر دیا اور مغفرت کا اعلان کر دیا۔

اس دن رب کائنات کے فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر فرماتے ہیں اور ان کو گواہ بنا کر بندوں کی مغفرت کا اعلان کرتے ہیں' شام کو مغرب کے وقت جب حجاج کرام مزدلفہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو پاک و صاف ہو کر روانہ ہوتے ہیں' ہر حاجی کا چہرہ اللہ تعالی کی تجلیات کے نور سے چمک رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالی کے روبرو حاضری کی کیفیت اس کے چہرے سے عیاں ہوتی ہے' اللہ تعالی ہر مسلمان کو اس سعادت سے سرفراز فرمائے۔ ۱۰ ذی الحجہ کو ایک ارب بیس لاکھ سے زائد حجاج کرام شیطان کو کنکریاں مار کر شیطان سے برات کا اظہار کرتے ہیں تو دوسری طرف ایک ارب بیس کروڑ مسلمان حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ اسلام کی اس سنت کو زندہ کرتے ہیں جو انہوں نے اللہ تعالی کے حکم سے بیٹے کی قربانی کرکے ادا کی تھی اور رب کائنات نے اس پر یوں اظہار مسرت فرمایا تھا۔

"اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا۔"

اور کیوں زندہ نہ کریں۔ ان کے آقا نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اس سنت کو زندہ فرمایا اور اپنے جانثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کے اس جذبہ کو زندہ رکھو۔ مسلمان انڈیا میں ہو یا انگلینڈ میں' امریکہ میں ہو یا اسٹریلیا میں' بوسنیا میں ہو یا چیچنیا میں' کشمیر میں ہو یا برما میں' اس سنت کو زندہ کرکے اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ اے اللہ! آج آپ نے جانور کی قربانی طلب کی تو حاضر ہے اگر دین اسلام کے لئے جان کی قربانی کی ضرورت' ئی تو بندہ غلام اس سے دریغ نہیں کرے گا۔ حج اور عید قربان مسلمانوں کو ایثار و قربانی' اطاعت اور سر تسلیم خم کا جذبہ پیدا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ورنہ اگر عقل و ہوش کی نگاہ سے حج کے ارکان کا جائزہ لیا جائے تو عقل بہت سے ارکان کی کوئی توجیہ پیش کرنے سے قاصر ہے لیکن مسلمان کے لئے تو بس یہی کافی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے یہ عمل فرمایا ہے اس بنا پر خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجر اسود' بوسہ لیتے ہوئے اس کو مخاطب کرکے فرمایا تھا:

"اے حجر اسود! مجھے معلوم ہے کہ نہ تو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی فائدہ۔ لیکن میں نے حضور اکرم ﷺ کو اپنی ان آنکھوں سے خود دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے تجھے بوسہ دیا تھا اس سنت کی ادائیگی کے لئے میں بھی تجھے بوسہ دے رہا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب حج کے سفر کے لئے تشریف لے گئے تو ہر اس مقام پر بھی اترے جس جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی ذاتی ضرورت کے لئے اترے تھے۔ اور فرمایا یہ عشق اور محبت کا سفر ہے اس میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم کے ہر عمل میں اتباع کرنی ہے"۔
عید قربانی اور صبح کی عبادت ہمیں اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ مسلمان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی غلامی اور نبی اکرم ﷺ کی اتباع کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ آیئے اس مبارک موقع پر ہم عزم کریں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی سربلندی کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں گے اس مبارک موقع پر کشمیر' افغانستان' سومالیہ' چیچنیا' سوڈان' برما اور دیگر غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مظلوم ان بھائیوں کو یاد رکھنا بھی مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ان خوشی کے لمحات کو عافیت کے ساتھ گزارے اور مظلوم مسلمانوں کو ظلم سے آزادی عطا فرمائے۔ (آمین)

آئین کی اسلامی دفعات کا تحفظ........مذہبی فریضہ!

نواز شریف حکومت نے بالآخر اپنی اکثریت کا پہلا مظاہرہ کیا اور آٹھویں ترمیم کی ان دفعات کو یک قلم چند لمحوں میں منسوخ کر دیا جو دفعات گزشتہ دس برسوں میں جاری رہیں اور وزراء اعظم کو اقتدار کی کرسی سے گھر کی کرسی پر پہنچا کر معتوب بنا دیا تھا۔ ان دفعات کے خاتمے سے میاں نواز شریف کے اور ان کی جماعت مسلم لیگ اور ان کی حلیف جماعتوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ وہاں سابقہ غیر شرعی حکمراں بے نظیر کی جماعت نے بھی اطمینان کا سانس لیا اور خوشی سے اعلان کیا۔ اگلی مرتبہ جب ہماری باری آئے گی تو ہمیں بھی اطمینان نصیب ہو گا اور کہا کہ ان دفعات کے خاتمے سے "فاروق الحق" "فاروق لغاری" بن گئے ہیں۔ ان دفعات کا "آنا" "فانا" منظور ہونا جہاں نواز شریف کی اکثریت کو واضح کرتا ہے وہاں ایک خطرے کی بھی نشاندہی کرتا ہے اور وہ خطرات ہیں آئین کی اسلامی دفعات یا کسی غیر اسلامی اقدام کو منظور کرانے کے۔ نواز شریف اگرچہ مسلمان گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا اعلان بھی یہی ہے کہ وہ خلفاء راشدین کا نظام قائم کریں گے لیکن بدقسمتی سے ہمارے حکمراں اقتدار میں آنے کے بعد ایسے جال میں پھنس جاتے ہیں جس کے اندر سے ان کو باہر کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ اور وہ اچھی بات کو سننے اور دیکھنے سے عاری ہو جاتے ہیں۔ آئین کی اسلامی دفعات مغرب اور امریکہ کی نگاہوں میں بہت عرصے سے کھٹک رہی ہیں اور ان دفعات کی وجہ سے پاکستان کا تشخص اسلامی بن رہا ہے جو کسی صورت میں مغرب اور امریکہ کو پسند نہیں۔ اس وقت جناب نواز شریف کے ارد گرد امریکن لابی اتنی مضبوط ہے کہ (اے این پی) جیسی کٹر امریکہ دشمن جماعت بھی امریکہ مخالفت چھوڑ کر امریکہ حمایت پر مجبور ہو گئی ہے اس لئے ہمیں خدشہ ہے کہ بہت سے غیر اسلامی کام نواز شریف حکومت سے نہ کرائیں جائیں جیسا کہ جمعہ کی چھٹی بے نظیر جیسی غیر شرعی حکمراں نہ کر سکی لیکن نواز شریف نے ایک حکم سے یہ غیر اسلامی قدم اٹھا بھی لیا اور قوم نے تحسین بھی کی۔ ہم جناب نواز شریف کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ وہ اپنی اکثریت کے گھمنڈ میں اسلام کو نہ بھول جائیں ورنہ آپ کا حشر بھی پہلے حکمرانوں جیسا ہو گا۔ آپ تو اپنی اکثریت کے بل بوتے پر ایسے اقدامات کر جائیں جس کی وجہ سے اسلامی دفعات مستقل طور پر محفوظ ہو جائیں قادیانیت سے متعلق ترامیم کے سلسلے میں عملی اقدامات شروع کر دیں عورت کی حکمرانی کا راستہ روکنے کے لئے قانون سازی کر دیں تمام غیر اسلامی قوانین کو یکسر منسوخ کر دیں' سودی معیشت کے خاتمے کا اعلان کر دیں' ملک میں مکمل نہیں تو کم از کم سعودی حکومت والا ہی نظام نافذ کر دیں آج دنیا میں اسلامی ریاست کی ضرورت ہے اگر پاکستان سے اسلامی ریاست کا تصور نکل گیا تو پھر اس خطہ کو کوئی ایک نہیں رکھ سکے گا۔ قادیانی آپ کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اسلام کا رشتہ ہی ان سے آپ کو بچا سکتا ہے۔

طالبان...... تعاون کی اشد ضرورت

طالبان اس وقت الحمدللہ افغانستان کے ۸۰ فیصد حصہ پر نفاذ شریعت کا عمل مکمل کر چکے ہیں اور انشاءاللہ ۲۰ فیصد حصہ بھی جلد ہی اسلامی حکومت میں شامل ہو جائے گا۔ نفاذ شریعت کا عمل دیکھ کر صرف مغرب اور امریکہ نے ہی افغانستان کی امداد بند نہیں کر دی بلکہ امریکہ کے کہنے پر تمام اسلامی ممالک نے طالبان سے یکسر معاندانہ رویہ اختیار کر لیا ہے۔ اقوام متحدہ کی تمام قراردادوں اور آئین کے باوجود طالبان کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا جا رہا حالانکہ دارالحکومت بھی ان کے پاس ہے اور ۸۰ فیصد علاقہ بھی۔ لیکن ان کا قصور یہ ہے کہ وہ اسلام کی تعلیمات کے بارے میں اقوام متحدہ اور امریکہ کی ہدایات قبول نہیں کرتے اس لئے مالی طور پر طالبان سخت مشکلات میں ہیں ایک طرف جنگی خرچہ کیونکہ پورا ملک جنگی حالت میں ہے دوسری طرف عوام کی ضروریات اور تیسری طرف سرکاری ملازمین کی تنخواہیں۔ ملک کی تمام قوتیں اور مغرب طالبان کو ناکام بنانے کی کوشش میں ہیں صرف پاکستان کے علماء کرام کی حمایت اور طالبان کا اخلاص اور اللہ تعالیٰ پر توکل اتنے عرصہ سے ان کا سب سے بڑا معاون ہے۔ تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ طالبان کی اسلامی حکومت کی حمایت کریں اور ان کی امداد کریں اور ان کو ناکام نہ ہونے دیں۔ تاکہ جہادی تحریکوں کا حوصلہ پست نہ ہو عیدالاضحیٰ کے موقع پر کھالیں بھی طالبان کو بھیجیں اور اپنی قربانیاں کابل اور قندھار میں کریں تاکہ افغانستان کے مجاہدین اور عوام کو عید کی خوشیوں میں شریک کیا جا سکے۔ مہاجرین کی کابل آمد کی وجہ سے قحط کا اندیشہ ہے غذائی اشیاء بھی فوری طور پر کابل بھیجیں اللہ تعالیٰ طالبان کی حمایت کریں۔

ختم نبوت اور برطانوی مسلمانوں کی ذمہ داری

قائدین ختم نبوت کا جنگ مذاکرہ میں اظہار خیال

رپورٹ : مشتاق الرحمٰن

برطانیہ میں ہر سال ختم نبوت کے حوالے سے کانفرنس منعقد ہوتی ہے کیا اس طرح کی کانفرنسیں مثبت نتائج کی حامل ہوتی ہیں یہ جاننے کے لئے ہم نے نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر رہنماؤں کو جنگ مذاکرہ میں شرکت کی دعوت دی جس کی تفصیل نذر قارئین ہے

جنگ .... مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب آپ برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس کے سلسلے میں آئے۔ کیا ایسی کانفرنسوں کے انعقاد کے مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں؟

مولانا محمد یوسف لدھیانوی۔ ہم یہاں ہر سال صرف اس لئے آتے ہیں کہ یہاں آباد مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت کے بارے میں بتایا جائے اور ایسی کانفرنسوں کا مقصد یہ ہے کہ خود قادیانیوں کو اسلام کی طرف راغب کیا جائے جو گمراہی کے راستے پر چل رہے ہیں۔ پوری امت مسلمہ یہ تسلیم کرتی ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی آخرالزماں ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اس بارے میں کبھی بھی دو رائیں نہیں ہوئیں کہ جو کوئی شخص خود کو نبی کہے گا وہ مرتد ہے اور واجب القتل ہے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اس نے نہ صرف خود کو حضرت مسیح قرار دیا بلکہ یہ بھی کہا کہ وہ نعوذباللہ امام مہدی بھی ہیں۔ اس طرح انہوں نے دو شخصیتوں کو ایک کردیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شروع سے ہی حضرت مسیح کی پیش گوئی میں شامل کر رکھا تھا اور اسے الہام ہوا کہ حضرت مسیح کی وفات ہوگئی ہے۔

شرکائے مذاکرہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی، نعمان مصطفیٰ، مفتی سعید احمد جلالپوری، حاجی عبدالحمید، منظور احمد الحسینی، عبدالرحمان فضل

مرزا غلام احمد نے یہ بات ۱۸۸۴ء میں اپنی کتاب "براہین احمدیہ" میں لکھی کہ جب حضرت مسیح دنیا پر تشریف لائیں گے تو اسلام ہر سو پھیل جائے گا لیکن ۱۸۹۴ء میں یہ دعویٰ کردیا کہ ان کی وفات ہوگئی ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ اتنے تھوڑے عرصے میں ان کی وفات کیسے واقع ہوگئی؟ اور نبوت کے حوالے سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کا یقین کامل تھا کہ حضور آخری نبی ہیں لیکن ۱۹۰۱ء میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ میں ہی نعوذباللہ حضرت محمد ہوں۔ اس کی دلیل اس نے یہ دی کہ حضورؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا لیکن حضور خود تو واپس آسکتے ہیں اور نعوذباللہ حضورؐ مرزا قادیانی کے روپ میں آئے ہیں۔ گویا کہ حضورؐ کا دو دفعہ دنیا میں آنا مقدر تھا۔ ایک بار چھٹی عیسوی میں اور دوسری مرتبہ چودھویں ہجری کے آغاز پر یعنی ۱۳۰۱ھ میں ان کی دوسری بعثت شروع ہوگئی۔ اس لحاظ سے بقول مرزا غلام احمد حضورؐ کی پہلی بعثت ختم ہوگئی ہے۔ مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے "کلمۃ الفصل" میں لکھا ہے کہ مسلمان تو اپنے کلمے میں دوسرے نبیوں کو شامل کرتے ہیں لیکن قادیانی اس میں ایک اور نبی یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی شامل کرتے ہیں۔ مرزا بشیر احمد کہتے ہیں کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد کی صورت میں حضورؐ ہی واپس آئے ہیں کوئی دوسرا نہیں آیا اس طرح رسول اللہؐ کے بھی دو مفہوم ہوجاتے ہیں۔ ایک رسول اللہ مکہ اور مدینہ والے اور نعوذباللہ دوسرا رسول اللہ قادیان والا ہے۔ اب آپ غور کریں کہ مسلمان جب کلمہ پڑھتے ہیں تو ان کے ذہن میں مکہ اور مدینہ والے رسول اللہ ہوتے ہیں جبکہ قادیانی جب کلمہ پڑھتے ہیں تو ان کے ذہن میں رسول اللہ سے مراد بعثت ثانیہ اور نعوذباللہ مرزا غلام احمد قادیانی ہوتا ہے۔ ایک بات بنیادی یہ ہے کہ دین کی جڑ توحید اور رسالت ہے باقی چیزیں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی حیثیت ثانوی ہے لیکن قادیانیوں نے آری لے کر اس پودے کو جڑ سے ہی کاٹ دیا ہے اور محمد رسول اللہؐ کے مقابلے میں ایک نیا محمد لاکھڑا کیا ہے۔ ہم برطانیہ میں اور دنیا بھر کے مختلف ممالک میں یہی

پیغام پہنچانا چاہتے ہیں کہ چونکہ دین اور ایمان کا مسئلہ' نجات کا مسئلہ ہے اور آخرت کی بربادی یا اس کا بن جانا اس عقیدے پر موقوف ہے اس لئے مسلمان بھائیوں کو قادیانیوں کے گمراہ کن پروپیگنڈے سے ہر لحہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ہم تو قادیانیوں کو بھی یہ پیغام دیتے ہیں کہ قیامت کے روز ہر شخص جب اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہوگا تو اسے اپنے عقائد اور اعمال کا خود حساب دینا ہوگا۔ آپ مجھے قرآن میں سے کوئی آیت دکھلائیں جس میں یہ ذکر ہو کہ حضرت عیسیٰ فوت ہوگئے ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی میں ہی یہ فرمادیا تھا کہ میں قیامت کے روز انہیں وفات دوں گا۔ آپ تمام احادیث کا مطالعہ کرلیں' ڈیڑھ لاکھ سے زائد صحابہ کے اقوال دیکھ لیں' ۱۴ صدیوں کے اکابرین امت اور تمام ائمہ دین نے اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ حضرت مسیحؑ زندہ ہیں خود حضورؐ شب معراج میں ان سے ملاقات کرکے آئے ہیں اب میں کس طرح کہہ دوں کہ مرزا غلام احمد سچا ہے اور تمام اکابرین امت جھوٹے ہیں اور میری نظر میں یہی مسئلہ ختم نبوت ہے۔ ربوہ والی جماعت مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم کرتی ہے جبکہ قادیانیوں کی لاہوری جماعت مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتی بلکہ وہ اسے مجدد تسلیم کرتی ہے۔ اور وہ جماعت بھی ختم نبوت کے عقیدہ پر یقین رکھتی ہے۔ حضورؐ نے قرب قیامت کی جو نشانیاں بیان کی ہیں ان میں چھوٹی علامتیں یہ ہیں کہ ہر طرف جہل پھیل جائے گا' امانت اور دیانت اٹھ جائے گی اور لہو و لعب ہوگا۔ دوسری بڑی نشانی دجال کی آمد ہے وہ جب نبوت اور خدائی کا دعویٰ کرے گا تو یہودی اسے امام مانیں گے اور اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوجائیں گے وہ ایسے ایسے شعبدے دکھائے گا کہ عقل حیران رہ جائے گی۔ وہ چالیس دنوں کے اندر پوری دنیا کا دورہ کرے گا اس کا فتنہ اتنا شدید ہوگا کہ علماء اور صلحاء مل کر اس کا مقابلہ نہیں کر پائیں گے۔ دجال کے فتنہ کے بارے میں تمام انبیاء نے حضرت نوحؑ نے بھی ذکر کیا ہے اور اس کی بدبختی سے ڈرایا ہے اس وقت حضرت مسیح بیت المقدس میں اتریں گے جہاں مسلمانوں کے امام جو حضرت امام مہدی ہوں گے' حضرت مسیحؑ ان کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔ وہاں حضرت مسیح دجال کے قتل کا حکم دیں گے' دجال حضرت مسیحؑ کو دیکھ کر پگھلنے لگے گا اور اس کی موت واقع ہوجائے گی۔

اب آپ دیکھیں کہ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی

پاکستانی سفارت خانے کو قادیانیوں کے پروپیگنڈے کا جواب دینا چاہئے

قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا ان کو اس فیصلے سے اختلاف بھی ہے کیونکہ کوئی شخص اپنے خلاف عدالتی فیصلے کو کبھی تسلیم نہیں کرتا۔ یہ بات تاریخ کا حصہ ہے کہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو اپنا کیس پیش کرنے کے لئے پورے گیارہ دن دیئے گئے اس میں لاہوری پارٹی کو دو روز ملے تھے اب قومی اسمبلی کا فیصلہ بھی چھپ کر آگیا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ جب مرزا طاہر احمد نے اپنا موقف قومی اسمبلی کے سامنے پیش کردیا تھا پھر انہیں کیا شکایت ہے جب قومی اسمبلی نے فیصلہ دیا تھا تو اس وقت تمام اراکین اسمبلی جیوری تھے اور اسمبلی ایک عدالت تھی اس وقت کے وزیر قانون حفیظ پیرزادہ نے حکومت کی وکالت کی تھی اس ساری کارروائی کے بعد قومی اسمبلی نے متفقہ فیصلہ دیا تھا کہ قادیانی کافر ہیں' ان کے عقائد کے پیش نظر انہیں مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔ حال ہی میں جرمنی میں کیتھولک فرقے نے عدالت سے رجوع کیا تھا کہ پروٹسٹنٹ فرقے کو ان کے شعائر استعمال کرنے سے روکا جائے جس پر عدالت نے کیتھولک فرقے کے حق میں فیصلہ دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کیتھولک فرقہ صدیوں سے اپنی روایات اور شعائر پر عمل کرتا چلا آرہا ہے۔ اس لئے عدالت نے انہیں حق بجانب قرار دیا اسی طرح مسلمانوں کے شعائر کو قادیانی استعمال نہیں کرسکتے۔ وہ اپنے اوپر ہونے والے جھوٹے اور بے بنیاد مظالم کی داستانیں گھڑ کر پاکستان کو بدنام کررہے ہیں حالانکہ یہ لوگ دوسری اقلیتوں کے مقابلے میں اونچی اونچی پوسٹوں پر بیٹھے ہیں۔ حکومت اور انتظامیہ نے ان کو ان کی حیثیت سے زیادہ عہدے اور ملازمتیں دے رکھی ہیں جہاں پر اپنے بندے بھرتی کردیتے ہیں۔ ۱۹۷۴ء کے فیصلے کے بعد سے یہ لوگ اپنے آپ کو پوشیدہ رکھتے ہیں' ان کی جماعت پاکستان کے خلاف کام کررہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پاکستان میں ہونے والی دہشت گردی میں بھی ان کا ہاتھ ہے اور یہ لوگ ملک کے اندر فرقہ پرستی کو بھی ہوا دے رہے ہیں اگر انصاف کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ مظلوم پاکستانی مسلمان ہیں' قادیانی نہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ غیر ممالک کو پاکستان میں سروے کروانا چاہئے انہیں حقیقت کا علم ہوجائے گا۔ اب بہائی فرقے کے لوگوں کو دیکھیں وہ کھل کر کہتے ہیں کہ ان کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لیکن وہ قرآن اور محمدؐ کو برحق مانتے ہیں ان لوگوں نے سچائی اور صفائی سے کام لیا ہے اس لئے ان کے خلاف کبھی بھی کوئی اختلاف دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی بھی شخص اپنا علیحدہ عقیدہ رکھنے کا حق رکھتا ہے لیکن مسلمانوں کو دھوکہ تو نہ دو۔ آپ دیکھیں کہ برطانیہ میں گرجا گھر فروخت کئے جارہے ہیں' وہاں اتوار کو بھی کوئی نہیں آتا' وہاں فلمیں بھی دکھائی جارہی ہیں لیکن عیسائیت 'بنگلہ دیش' بھارت اور افریقہ کے کئی ممالک میں صرف اس لئے پھیل رہی ہے کہ یہ لوگ غریب عوام کو روزی فراہم کرتے ہیں۔ یہی طرز عمل

قادیانیوں کا بھی ہے۔ یہ لوگ بیروزگار نوجوانوں کو ورغلا کر ربوہ لے جاتے ہیں اور انہیں بیعت کرنے کے لئے کہتے ہیں اور انہیں امریکہ کا ویزا دلوانے کی بات کرتے ہیں' جہاں وہ جاکر سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں۔

جنگ...... وہ لوگ جو در حقیقت قادیانی نہیں لیکن مغربی ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے کاغذی طور پر قادیانی بن جاتے ہیں کیا وہ دائرہ اسلام میں رہتے ہیں؟

مولانا محمد یوسف لدھیانوی...... جو لوگ سیاسی پناہ کے حصول کے لئے قادیانی بنتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے اور کہنا چاہئے کہ ہم نے کفر کا کام کیا ہے خدا انہیں معاف کردے کیونکہ خدا انسانیت پر مہربان ہے وہ ان کی حالت پر رحم کرے گا۔ در حقیقت سیاسی پناہ کے لئے قادیانی بننے والے نہ تو قادیانی ہیں اور نہ ہی مسلمان رہتے ہیں اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ جب مسلمان صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوجائے گا اور شام کو مسلمان ہے تو صبح کو کافر ہوگا۔ آج کل لوگ چند ٹکوں کی خاطر اپنا ایمان بیچ رہے ہیں اور جو شخص یہ کہے کہ میں کل مسلمان نہیں رہوں گا وہ فوراً" اسی وقت اسلام کے دائرہ سے خارج ہوجاتا ہے۔

جنگ...... گذشتہ دنوں پاکستان میں کسی قادیانی خاتون کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کے بارے میں خبر شائع ہوئی تھی کہ ان کے نکاح ٹوٹ گئے کیا قادیانی کی نماز جنازہ پڑھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے؟

مولانا محمد یوسف لدھیانوی......... ہمیں کسی کو بھی کافر کہنے کا شوق نہیں ہے دراصل قادیانیوں کے عقائد کفریہ ہیں اگر کوئی شخص کافر کا جنازہ مسلمان سمجھ کر پڑھتا ہے تو وہ کافر ہوجاتا ہے' جن لوگوں کو علم نہیں تھا وہ خاتون قادیانی ہے' وہ بے گناہ ہیں۔ کچھ لوگ سکھوں کے جنازے میں دوستی کا حق ادا کرنے کے لئے بھی جاتے ہیں' وہ گناہگار ہیں لیکن کافر نہیں ہیں۔ گزشتہ دنوں یہاں پر قادیانی نوجوان میرے پاس آئے اور کہنے لگے ہم لوگ بھی آپ کی طرح کلمہ پڑھتے ہیں اور نماز' روزہ اور زکوۃ کے پابند ہیں آپ لوگ ہمیں کافر کیوں کہتے ہیں؟ تو میں نے انہیں بتایا کہ قادیانی حضرت محمدؐ کو لفظاً" مانتے ہیں معنی کے اعتبار سے نہیں مانتے اور ان کی نظر میں قرآن سے مراد وہ نہیں جو مسلمان مانتے ہیں بلکہ وہ مرزا غلام احمد کی کتاب کو مانتے ہیں کیونکہ وہ تو کہتا ہے کہ وحی الٰہی میں اس کا نام نعوذباللہ محمد رکھا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کے بیٹے بشیر احمد نے ہمیں کافر قرار دیا ہے کیا ہم نے اسلام میں کسی قسم کی تبدیلی کی ہے' تبدیلی تو قادیانیوں نے کی ہے۔

جنگ...... آپ نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت برطانیہ قادیانیوں کو مسلمانوں کے شعائر استعمال کرنے سے روکے۔ کیا اس ملک میں یہ ممکن ہے؟

مولانا محمد یوسف لدھیانوی...... ہم نے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایسی اقلیت جو خود کو مسلمان کہلا کر مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہی ہے اس کو مسلمانوں کا استحصال کرنے سے روکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ برطانیہ میں آباد پاکستانیوں کو بھی کونسلوں کی سطح پر قادیانیوں کی حرکات پر نظر رکھنی چاہئے کیونکہ ہمیں پتہ چلا ہے کہ قادیانی مسلمانوں کا نام استعمال کرکے سوشل ویلفیئر سوسائیٹیاں بناتے ہیں اور کونسلوں سے وہ گرانٹ حاصل کرتے ہیں جو مسلمانوں کے کوٹے میں آتی ہیں۔ میرے نزدیک برطانیہ میں پاکستانی ہائی کمیشن بھی اس سلسلے میں مدد کرسکتا ہے اور قادیانیوں کی عبادت گاہوں کو مسجدیں قرار دینے سے روکنے کے لئے کردار ادا کرسکتا ہے۔ کیونکہ قادیانی مسلمانوں سے الگ قوم ہیں انہیں زبردستی مسلمانوں کی صفوں میں شامل کرنے کی سازشوں کو بے نقاب کرنا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب قادیانی یہاں پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ پاکستان میں ان پر مظالم ہو رہے ہیں' پاکستانی سفارت خانے کو اس کا توڑ کرنا چاہئے اور اعداد و شمار پیش کرکے برطانوی پریس کو حقائق سے آگاہ کرنا چاہئے۔ اب آپ دیکھیں کہ سرے کے علاقے میں ٹیل فورڈ میں قادیانیوں نے ایک چھوٹی سی جگہ کو اسلام آباد کا نام دے رکھا ہے۔ آئین کی خلاف ورزی کے مترادف ہیں پاکستان ایک مسلم ملک ہے ہمارا مقصد اسلامی اقدار کا تحفظ ہونا چاہئے اور بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کے خلاف ہونے والی ہر سازش کو بے نقاب کردینا چاہئے۔

حاجی عبدالحمید...... ہم نے بیلجم میں پاکستانی سفیر کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی تھی لیکن انہوں نے یہ کہہ کر دعوت میں شرکت نہ کی کہ پھر قادیانی بھی انہیں اپنے اجلاس میں شرکت کے لئے کہیں گے کیونکہ وہ بھی پاکستانی ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ پاکستانی سفارتخانہ قادیانیوں کے اس جھوٹے پروپیگنڈے کا جواب دے کہ ان پر پاکستان میں مظالم ہوتے ہیں' دراصل قادیانی پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے لوگوں کو سیاسی پناہ حاصل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اگر ہم بیلجم کے قانون کی خلاف ورزی کریں اور تشدد میں ملوث ہوں تو وہ ہمیں یہاں نہیں رہنے دیں گے۔ قادیانی جان بوجھ کر پاکستان کے آئین کی خلاف ورزیاں کرتے ہیں اور لوگوں کو اشتعال دلاتے ہیں۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی...... میں سمجھتا ہوں کہ قادیانیوں کو پاکستان میں جتنے حقوق حاصل ہیں اتنے کسی دوسری اقلیت کو حاصل نہیں ہیں۔

جنگ...... کیا ختم نبوت کے رہنما ٹیلیویژن اور

سیاسی پناہ کے لئے قادیانی بننے والے کفر کے مرتکب ہو رہے ہیں

سیٹ لائٹ کے ذریعے اشاعت اسلام پر یقین رکھتے ہیں؟ کیا آپ تصویر چھپوانے کے حق میں ہیں؟

مولانا محمد یوسف لدھیانوی...... مرزا طاہر احمد نے حال ہی میں اپنی تصویر اخبار میں چھپوائی ہے جس چیز کو رسول اللہ نے منع فرمایا ہے اور حرام قرار دیا ہے ہم اس قانون شرعی کی کیسے خلاف ورزی کر سکتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ تصویر وقت کی ضرورت ہے اس کے لئے اجتہاد بھی تو ہو سکتا ہے لیکن اجتہاد تو اس چیز کے بارے میں ہوتا ہے جس کے بارے میں شریعت نے کوئی حکم نہ دیا ہو۔ کچھ لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ قادیانیوں نے تو سیٹ لائٹ کے ذریعے پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے آپ اس کا کیا توڑ کریں گے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اشاعت اسلام کے لئے ٹی وی اور سیٹ لائٹ سے پروگرام کرنے کے بارے میں غور کرنا چاہئے۔ قادیانیوں کے پروپیگنڈے سے اتنا بھی خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ پاکستانی مسلمانوں میں ایمان کی دولت کی فراوانی ہے وہ لوگوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔

جنگ...... مرزا طاہر احمد نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ سال کئی لاکھ لوگ قادیانی بنے ہیں کیا آپ اس دعوے پر تبصرہ کرنا پسند کریں گے؟

منظور احمد الحسینی...... ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ گزشتہ ایک سال کے اندر ۹۶ ممالک کی ۱۲۴ قوموں کے ۶ لاکھ سے زیادہ لوگ قادیانی بن گئے۔ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان ممالک کے نام بتائیں اور ان لوگوں کے نام و پتے شائع کر دیں تو ہم سمجھیں گے کہ وہ سچے ہیں اور ہم جھوٹے ہیں۔ قادیانیوں نے یہ حرکت ۱۹۸۹ء میں بھی کی تھی جب انہوں نے کہا کہ مالی کے علاقے میں ۲۳ ہزار افراد احمدی ہو گئے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مجھے اور یعقوب باوا کو وہاں تحقیقات کے لئے بھیجا تھا ہم نے مالی کی حکومت سے اس سلسلے میں استفسار کیا تو ان کے وزیر داخلہ نے بتایا کہ ہم نے انکوائری کی ہے جس سے پتہ چلا ہے کہ قادیانیوں نے لوگوں کو دھوکہ دے کر قادیانی بنایا ہے انہیں اسپتال اور بجلی فراہم کرنے کے لالچ دیئے ہیں بعد میں ان لوگوں نے توبہ کی اور دوبارہ کلمے پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

عبدالرحمان افضل...... لوگ ان کے فراڈ سے اب اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں یہ لوگوں کو اچھے اخلاق کی مار دیتے ہیں اور اپنے آپ کو ہمیشہ مظلوم بنا کر پیش کرتے ہیں۔

مفتی سعید احمد جلالپوری...... کراچی کے کچھ علاقوں میں قادیانیوں کی کارروائیوں سے مسلمانوں میں اشتعال پھیلا ہے۔ ایک قادیانی نے گلشن اقبال میں ربانی مسجد کے قریب اپنے نام ایک پلاٹ الاٹ کروایا اور وہاں پر کیمپ لگا کر ڈش انٹینا کے ذریعے قادیانیت کا پرچار شروع کر دیا جس سے لوگوں میں غم و غصہ پیدا ہوا۔ اسی طرح فیڈرل بی ایریا میں النور اسپتال کے قریب قادیانیوں نے اپنی دکانوں میں مختلف کتبے لگا رکھے ہیں جبکہ کوئی مسلمان انہیں منع کرتا ہے تو لڑتے جھگڑتے ہیں اور کوشش یہ کرتے ہیں کہ بات تھانے تک پہنچ جائے۔ اسی طرح کراچی کے کچھ علاقوں میں پنجابی قادیانی مہاجروں پر حملے کرتے ہیں اس کے جواب میں مہاجر 'قادیانی' پنجابی کو اپنا نشانہ بناتے ہیں اس طرح جان بوجھ کر مہاجر اور پنجابی کے جھگڑے کو ہوا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

نعمان مصطفیٰ...... کارڈف کے علاقے میں بھی پچھلے چند سالوں سے قادیانیوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ لوگ سیدھے سادے مسلمانوں کو مظلوم ظاہر کر کے ورغلاتے تھے اس لئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کو وہاں بلایا تاکہ وہ مسلمانوں کو قادیانیوں کی سازشوں سے باخبر کر سکیں۔ یہ لوگ کافی عرصہ سے چھپ کر کام کر رہے تھے لیکن حال ہی میں ان لوگوں نے خود کو ظاہر کرنا شروع کر دیا ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی...... برطانیہ میں چونکہ قادیانیوں کا سربراہ مرزا طاہر احمد موجود ہے اس لئے یہاں پر آباد مسلمانوں پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے' وہ خیال رکھیں کہ کہیں وہ مسلمانوں کی نوجوان نسل کو نہ ورغلائیں۔ یہ لوگ پاکستان میں پولیس والوں سے اپنے خلاف جعلی ایف آئی آر تیار کروا لیتے ہیں اور یہاں آ کر سیاسی پناہ کا ڈرامہ رچاتے ہیں۔ میں آپ کو بتا دوں کہ میں نے مرزا طاہر احمد کو مباہلے کا چیلنج کیا لیکن وہ میدان میں نہیں آیا میں نے ان کو پیغام بھیجا کہ اگر وہ نہیں آ سکتے تو اپنے کسی نمائندے کو بھیج سکتے ہیں اور وہ جس جگہ اور مقام کو منتخب کریں گے میں وہاں جاؤں گا لیکن جھوٹے شخص میں یہ ہمت ہی نہیں کہ وہ مسلمانوں کے ایمان کی قوت کا مقابلہ کر سکے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جو ۱۹۸۸ء میں مرزا طاہر احمد نے اچانک مباہلے کا چیلنج جاری کیا تھا۔ کیونکہ اس وقت ان کی جماعت میں شدید اختلافات پیدا ہو چکے تھے۔ ہمیں پتہ چلا تھا کہ مرزا طاہر کا بھائی مرزا رفیع اپنی الگ جماعت قائم کرنے کے چکر میں تھا اس لئے اس نے توجہ ہٹانے کے لئے یکایک چیلنج جاری کیا جس پر پورے پاکستان کے علماء نے اس کا چیلنج قبول کیا۔ خود میں نے انہیں

باقی صفحہ ۱۵ پر

قادیانی سربراہ مرزا طاہر کا علمائے اسلام پر تازہ حملہ

ہفت روزہ آواز کی ۲۲ نومبر ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں قادیانی سربراہ مرزا طاہر کی ایک تقریر جو موصوف نے حال میں اپنے ٹیلیویژن سے کی شائع ہوئی ہے اس میں مرزا طاہر ایک نئے روپ میں علماء اسلام پر حملہ کرتے دکھائے گئے ہیں اس سے پہلے مرزا طاہر کے جتنے بیانات بھی شائع ہوتے رہے ہیں وہ بیشتر وہی فرسودہ باتیں رہیں جو مرزا غلام احمد مرزا بشیر الدین محمود اور ان کے مولوی پون صدی سے کہتے چلے آئے ہیں اور علماء اسلام ان کے بارہا موثر اور مسکت جواب دے چکے ہیں ہم یہ تو نہیں کہتے کہ قادیانیوں کو اپنے کند ہتھیار بار بار استعمال کرنے میں کوئی لذت ملتی ہے لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ شاید ان کے پاس اپنے حق میں کہنے کے لئے کوئی معقول بات نہیں رہی اس لئے وہ اپنی باسی کڑھائی میں نیا ابال دینے میں ہی اپنے گروہ کی بڑی خدمت سمجھتے ہیں۔ ان کا ترکش اب خالی ہو چکا ہے۔

موصوف نے عنوان میں قائد اعظم کے اصولوں کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ قارئین اب اس پر غور کریں

قائد اعظم نے ہندوستان کی تقسیم دو قومی نظریہ پر چاہی تھی کہ ہندوستان میں دو قومیں ہیں مسلم اور غیر مسلم۔ اس وقت ہندوستان میں دس کروڑ مسلمان تھے اور تقریباً" بیس کروڑ غیر مسلم۔ مرزا طاہر واضح کریں کہ قائد اعظم نے جن دس کروڑ انسانوں کو مسلمان کہا تھا۔ کیا مرزا طاہر کے نزدیک بھی وہ واقعی مسلمان تھے؟ یا بقول مرزا بشیر احمد وہ تمام مسلمان جو مرزا غلام احمد پر ایمان نہ لائے سب غیر مسلم ہیں۔ قائد اعظم ان دس کروڑ کو مسلمان کہیں اور قادیانی انہیں کافر قرار دیں تو اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ مرزا طاہر کا قائد اعظم کو خراج تحسین پیش کرنا کیا اس کے دل کی آواز ہو گی یا محض ایک منافقانہ چال؟

(۲) قائد اعظم کے اصول اگر واقعی عظیم تھے اور وہ علامہ ڈاکٹر اقبال" کے دو قومی نظریہ کو ساتھ لے کر چل رہے تھے تو پھر چودھری ظفر اللہ خان نے قائد اعظم کی نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھی اور علامہ ڈاکٹر

حضرت علامہ ڈاکٹر محمد

اقبال" نے مسلم قومیت کے تحفظ کے لئے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کی تحریک کیوں پیش کی؟

(۳) مرزا طاہر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ سارے مذہبی لیڈر قائد اعظم کے خلاف تھے اور کانگریس کے ہمنوا تھے۔ قادیانی سربراہ کی یہ بات جھوٹ ہے' مولانا حسرت موہانی' دہلی کے خطیب اعظم مولانا احتشام الحق تھانوی' مولانا ظفر علی خان' لاہور کے خطیب اعظم مولانا غلام مرشد خطیب شاہی مسجد لاہور' مولانا آزاد سبحانی' جناب مولانا محمد ابراہیم میر' پیر جماعت علی شاہ علی پوری وغیرہم کیا شروع دن سے قائد اعظم کے ساتھ نہ تھے کیا مسلم لیگ کے جلسوں میں کھلے عام حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی" زندہ باد کے نعرے نہ لگتے تھے؟ ہندوستان میں قادیانیوں کے خلاف الشہاب رسالہ کس نے لکھا تھا؟ شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی" نے' کیا یہی وہ علامہ عثمانی نہیں جو تحریک پاکستان میں قائد اعظم کے ساتھ تھے۔ کیا اس بات کا انکار کیا جاسکتا ہے کہ قائد اعظم نے حضرت علامہ عثمانی سے درخواست کی تھی کہ وہ مغربی پاکستان کا پرچم اپنے ہاتھوں سے لہرائیں۔ کیا اس کا بھی انکار کیا جاسکتا ہے کہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی" کے بھانجے مولانا ظفر احمد عثمانی" نے مشرقی پاکستان پر پاکستان کا پرچم لہرایا تھا؟ ۱۱ جون ۱۹۴۷ء کو قائد اعظم نے علامہ شبیر احمد عثمانی" مولانا ظفر احمد عثمانی" مفتی محمد شفیع صاحب" سے اپنی کوٹھی پر ملاقات کرتے ہوئے کہا تھا کہ مولانا پاکستان بننے کی مبارکباد آپ کو ہے کہ آپ کی ہی کوششوں سے یہ کامیابی ہوئی ہے۔ اگر علماء شروع سے قائد اعظم کے ساتھ نہ تھے تو ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء کو نواب زادہ لیاقت علی خان نے مولانا ظفر احمد عثمانی کو یہ کیوں لکھا کہ اللہ پاک نے ہمیں بڑی نمایاں کامیابی عطا فرمائی اور اس سلسلہ میں آپ جیسی ہستیوں کی

مرزا غلام احمد اگر مولوی محمد علی کے ساتھ مل کر پردہ چک کے پیچھے سے غیر محرم لڑکیوں کو دیکھتے تھے اور اگر وہاں پہنچ کر علمائے اسلام ان دونوں کو اس سے نہ روک سکے تو اس میں مولوی صاحبان کا قصور کہاں سے نکل آیا

قائد اعظم کے اصول اگر واقعی عظیم تھے تو ظفر اللہ خان نے ان کی نماز جنازہ کیوں نہ پڑھی؟

جدوجہد باعث برکت رہی آپ حضرات کا اس نازک موقع پر گوشہ عزلت سے نکل کر میدان عمل میں اس سرگرمی کے ساتھ جدوجہد کرنا بے حد موثر ثابت ہوا اس کامیابی پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

قائد اعظم پاکستان بنانے کے لئے علماء کو ساتھ لے کر آگے چلے۔ سب جانتے ہیں کہ مجوزہ پاکستان کے نقشے میں سلہٹ اور سرحد نہ تھا اور قائد اعظم کو اس کی بڑی فکر تھی شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا ظفر احمد عثمانی اور مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ سے ایک ملاقات کے دوران قائد اعظم نے اپنی یہ فکر ظاہر کی علماء نے کہا کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس ریفرنڈم میں ہم کامیاب ہوجائیں قائد اعظم کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور کہنے لگے کہ سرحد پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور سلہٹ کا علاقہ پاکستان کے لئے ایسا ہی ہے میں دل سے چاہتا ہوں کہ پاکستان اس ریفرنڈم میں کامیاب ہو۔ علماء نے کہا کہ ہم آپ کو اطمینان دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ پاکستان اس میں کامیاب ہوگا بشرطیکہ آپ اعلان کردیں کہ پاکستان میں اسلامی نظام جاری ہوگا اور اس کا دستور اسلامی ہوگا قائد اعظم نے کہا کہ مولانا میں تو اس کا بارہا اعلان کرچکا ہوں اور جب پاکستان میں مسلمانوں کی اکثریت ہوگی تو وہاں اسلامی دستور کے سوا اور کونسا دستور ہوسکتا ہے آپ بخوشی اپنی تحریر و تقریر میں میرے حوالے سے اس کا اعلان کرتے رہیں اور ان کو پورا اطمینان دلائیں کہ میں نے قوم سے کبھی غداری نہیں کی جو میں نے پہلے بارہا کہا ہے وہ میں آج بھی کہتا ہوں کہ پاکستان کا نظام حیات اسلامی ہوگا اور اس کا دستور کتاب و سنت کے موافق ہوگا مولانا ظفر احمد نے کہا کہ میں انشاء اللہ سلہٹ کا محاذ سنبھال لوں گا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے فرنٹیئر کے محاذ کا وعدہ فرمایا اس وقت قائد اعظم نے کھڑے ہو کر ہم سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا کہ "خدا آپ کو اور آپ کے ذریعہ سے پاکستان کو کامیاب کرے۔"

تاریخ گواہ ہے کہ علماء نے جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ سرحد کا ریفرنڈم جیت گئے اور مولانا ظفر احمد نے سلہٹ کا' اب مرزا طاہر کے اس فقرے کو پھر سے پڑھیں کہ سارے مذہبی لیڈر قائد اعظم کے خلاف تھے۔ یہ جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

علامہ عثمانی اس جدوجہد میں بطور سربراہ کے کام کررہے تھے مخالفین نے آپ کو قتل کی دھمکیاں تک دیں آپ نے لاہور میں ہونے والی پنجاب کانفرنس اور پھر شاہی مسجد لاہور میں خطاب کرتے ہوئے مجمع عام میں یہ بات فرمائی کہ

بھائیو اگر میں اسلام اور پاکستان کے راستے میں قتل کردیا جاؤں تو اللہ اور رسول کریم کے نام پر میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ میری نعش کسی حالت میں بھی ہندوستان نہ بھیجنا بلکہ مجھے ہر حالت میں قلب پاکستان میں دفن کرنا کیونکہ پاکستان کی سرزمین ہندوستان کے مقابلہ میں مقدس و مطہر ہوگی۔

اس کے برعکس قادیانی سربراہ مرزا بشیر الدین نے جو وصیت اپنے عوام سے کی اسے پڑھئے اور دیکھئے کہ کس طرح یہ لوگ پاکستان کی زمین سے متنفر ہیں مرزا بشیر الدین نے یہ وصیت کی کہ ہمارے خاندان کا کوئی فرد اس زمین (پاکستان) میں ہمیشہ کے لئے دفن نہ رہے۔ جب بھی موقع مل جائے ان کی لاشوں کو پاکستان سے نکال کر بھارت پہنچایا جائے۔ مرزا بشیر الدین کی تمام قادیانیوں کو کی جانے والی یہ اہم وصیت دیکھئے جماعت کو نصیحت ہے کہ جب بھی ان کو توفیق ملے حضرت ام المومنین (مرزا غلام احمد کی بیوی) اور دوسرے اہل بیت (یعنی مرزا کے بیٹے بیٹیاں وغیرہ) کی نعشوں کو مقبرہ بہشتی قادیان میں لے جاکر دفن کریں .... یہ بات فرض کے طور پر ہے اور جماعت کو اسے کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔

قارئین غور سے مذکورہ وصیت کو پڑھیں اور فیصلہ کریں کہ کون لوگ پاکستان بننے سے پہلے ہی پاکستان کی پاک زمین میں قبر کے خواہاں تھے یہ وہی علماء تھے جنہوں نے پاکستان بننے میں قائد اعظم کا ساتھ دیا اور کس گروہ نے اپنی لاشوں کو بھی یہاں سے نکالنے میں دینی خدمت سمجھی۔ یہ آپ دیکھ لیں۔ پھر دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ دیوبند کے مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ دیوبند کے شیخ التفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب کھلے طور پر مسلم لیگ کے ہمراہ تھے۔ اب آپ ہی سوچیں کہ مرزا طاہر کا یہ بیان جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

۳۔ مرزا طاہر کا کہنا ہے کہ قائد اعظم کا اعلان تھا کہ کوئی بھی تفریق اس ملک میں پاکستان کی مرکزی حیثیت پر اثر انداز نہ ہوگی۔ مرزا طاہر بتلائے کہ اب کونسی تفریق کسی کے پاکستانی ہونے پر اثر انداز ہورہی ہے مسلمان جب پاکستان کے رہنے والے ہندوؤں اور عیسائیوں کو غیر مسلم کہتے ہیں تو کیا وہ ان کے پاکستانی ہونے کی بھی نفی کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں وہ غیر مسلم ضرور ہیں مگر ہیں پاکستانی۔ اسی طرح وہاں کے قادیانی غیر مسلم تو ہیں لیکن وہ پاکستانی ہیں کوئی پاکستانی انہیں پاکستانی ہونے کے حق سے نہیں نکالتا۔ لیکن اگر وہ خود ہی راتوں رات پاکستان سے نکل جائیں اور مستقل طور پر لندن کو اپنا مرکز بنالیں یا پاکستان میں رہیں مگر اس کے آئین کو نہ مانیں اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ تسلیم نہ کریں اپنی

اقلیتی سیٹ پر اپنا نمائندہ کھڑا نہ کریں تو وہ بیشک پاکستانی ہونے سے بھی نکل جائیں گے لیکن وہ خود نکلے تسلیم کئے جائیں گے مسلمانوں نے تو انہیں پاکستانی ہونے کے دائرہ سے نہیں نکالا۔

۵۔ مرزا طاہر کے یہ لفظ بھی غور سے پڑھیں۔ یہ بات ملک کی غیر اسلامی حرکات کے بارے میں ہے مولوی صاحبان جن کو اخلاقی قدروں کا نگراں بنایا گیا تھا انہیں ملک میں یہ غیر اسلامی حرکات نظر نہ آئیں قادیانی سربراہ مرزا طاہر ہی بتائیں کہ حکومت پاکستان نے کس تاریخ کو مولویوں کو یہ ذمہ داری سپرد کی تھی؟ اور کہاں انہیں نگراں بنایا گیا تھا حکومت پاکستان نے کبھی یہ ذمہ داری مولوی صاحبان کو نہیں سونپی۔ یہ مرزا طاہر کا جھوٹ ہے اور اگر یہ ملک کی ایک اعزازی خدمت کے طور پر ہے تو کون نہیں جانتا کہ ملک کی تمام دینی جماعتوں کے منشور میں غیر اسلامی حرکات کی روک تھام کا پروگرام موجود ہے اور اس کے لئے سب اپنے اپنے دائرے میں کام کرتے رہتے ہیں ہر جماعت کا ہر ذمہ دار فرد اس بے حیائی کے خلاف مصروف عمل ہے۔

مرزا غلام احمد اگر مولوی محمد علی کے ساتھ مل کر پردہ چک کے پیچھے سے غیر محرم لڑکیوں کو دیکھتے تھے اور اگر وہاں پہنچ کر علماء اسلام ان دونوں کو اس کام سے نہ روک سکے تو اس میں مولوی صاحبان کا قصور کہاں سے نکل آیا۔ کیا کسی حکومت نے مولوی صاحبان کو پولیس کے سے اختیارات دے رکھے تھے؟ مرزا غلام احمد کے ایک مخلص مرید عبدالرحمان مصری نے مرزا طاہر کے باپ مرزا بشیر الدین کے بارے میں جب یہ کہا کہ یہ بزرگی کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے اس کام کے لئے اس نے بعض مردوں اور عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے ان کے ذریعہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرتا ہے (دیکھئے خاتم النبیین ص ۱۹۹ از مصباح الدین) سو اگر وہاں پہنچ کر علماء اسلام اسے نہ روک سکے تو اس میں علماء کو قصوروار ٹھہرانا کہاں کی دانشمندی ہے؟

مرزا طاہر یہ بھی کہتا ہے کہ چودہ سو سال سے علماء نے شریعت کا حلیہ بگاڑ رکھا ہے۔ سوال یہ ہے کہ پہلی صدی کے مولوی کون تھے؟ صحابہ کرام اور خلفائے راشدین' پھر کون تھے؟ تابعین اور ائمہ مجتہدین اگر ان سب نے شریعت کا حلیہ بگاڑ رکھا تھا تو آنے والے مجددین کیوں شریعت کے چہرے کو نکھار نہ سکے اور اگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے تو خدا تعالیٰ نے مجددین کا سلسلہ کس لئے قائم کیا تھا اور اگر انہوں نے شریعت کا چہرہ واقعی صاف کر دکھایا تھا تو وہ پھر گدلا کیوں ہو گیا اور چودہ سو سال سے یہ حالت کیوں ہے؟

پھر یہ بات خدا پر بھی آتی ہے کہ جب اسلام کا حلیہ پہلی صدی میں ہی بگڑ گیا تھا تو اس نے تیرہ صدیوں میں کیوں کوئی پیغمبر نہ بھیجا اور اگر ان تیرہ

قائد اعظم نے اعتراف کیا ہے کہ پاکستان بنانے میں علماء کا کردار بہت عظیم ہے

صدیوں میں شریعت کا حلیہ واقعی بگڑا رہا تو پھر اب چودھویں صدی میں مرزا غلام احمد کے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی اور اس کے آنے سے عالمی سطح پر شریعت کا چہرہ کہاں تک نکھرا ہے؟۔ ہے کوئی انصاف پسند قادیانی جو مرزا طاہر سے اس کا جواب اگلوائے؟

(۶) مرزا طاہر کے یہ الفاظ بھی غور سے دیکھیں ہر عالم نے اپنی جدا شریعت بنا رکھی ہی ایک بھی نکتہ شریعت کا ایسا نہیں جس پر سب علماء متفق ہوں یہ بھی جھوٹ ہے ہم مرزا طاہر کی تسلی کے لئے ایک نہیں پانچ نکتے پیش کرتے ہیں وہ بھی ان کا ایک ایک سطر میں جواب پیش کریں۔

۱۔ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی پیغمبر پیدا نہیں ہوگا جو شخص حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اس پر سب علماء کا اتفاق ہے۔

۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک پاکباز انسان تھے آپ نے کبھی شراب کو ہاتھ نہ لگایا اس پر سب علماء متفق ہیں ہاں قادیانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ شرابی تھے (معاذاللہ)

۳۔ اسلام کا مرکز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہے تمام علماء اس پر متفق ہیں اور اس پر بھی کہ ان کی برکات جاری ساری ہیں مگر مرزا طاہر کا باپ کہتا ہے کہ مکہ مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو چکا ہے (دیکھئے حقیقت الرویا ص ۴۵)

۴۔ جو شخص آنحضرت ﷺ کو چھوڑ کر کسی اور نبی کو مانے وہ اس نبی کی امت ہو گیا قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانا تو یہ مسلمانوں سے الگ امت ہو گئے جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اس پر سب علماء کا اتفاق ہے۔

۵۔ جہاد منسوخ نہیں ہوا یہ قیامت تک باقی رہے گا اور جہاد کرنے والے کو اس کا اجر ملے گا اس پر تمام علماء متفق ہیں قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ جہاد قیامت تک کے لئے منسوخ ہو چکا ہے۔

(۷) مرزا طاہر مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان میں شریعت کا نعرہ لگانے والے تمام فرقے پہلے مل کر ایک شریعت تو بنا کر دکھائیں۔

شریعت پیغمبر لاتے ہیں لوگ خود نہیں بناتے۔

قادیانیوں نے اگر اپنی شریعت الگ بنائی ہے تو اس سے یہ سمجھنا کہ مسلمانوں نے بھی شریعت بنائی ہوگی جہالت ہی جہالت ہے۔

شریعت محمدی کی بنا عقیدہ کے بعد چار عبادتوں پر ہے نماز' زکوٰۃ' روزہ اور حج۔ اور شریعت کے اس

باقی صفحہ ۱۷ پر

پانچ ہزار

محمد طاہر رزاق.....لاہور

بدنام زمانہ قادیانی مبلغ اللہ دتہ جالندھری کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت اس قصبہ میں بھیجا گیا تھا۔ قصبہ میں پہنچتے ہی اس نے حجاموں کی دکانوں' ہوٹلوں' آڑھت گاہوں و دیگر پبلک مقامات پر بیٹھنا شروع کردیا۔ وہ جہاں چار آدمی اکٹھے دیکھتا' قادیانیت کی بحث شروع کردیتا۔ کسی قادیانی لڑکے کو بھیج کر اسکول و کالج کے طلباء میں قادیانی لٹریچر تقسیم کرادیتا۔ لوگ اس کی تخریبی کارروائیوں سے بہت تنگ تھے۔ اکا دکا مسلمان اس کی بحث میں دلچسپی بھی لینے لگے۔ وہ جگہ جگہ مسلمانوں سے مناظرے بھی کرتا پھرتا' جس سے یہ تشویش پیدا ہوئی کہ کہیں اس علاقے میں ارتداد نہ پھیل جائے۔ قصبہ کے چند حساس لوگوں نے ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا کہ اس قادیانی مبلغ سے ایک فیصلہ کن مناظرہ کے لئے مناظر اسلام مولانا محمد علی جالندھریؒ کو بلایا جائے' جس میں قادیانیت اور قادیانی مبلغ کو ایک عبرت ناک اور رسوا کن شکست دی جائے تاکہ اس علاقہ کے مسلمان قادیانیت اور قادیانی مبلغ جیسی لعنتوں سے چھٹکارا حاصل کرسکیں۔

چنانچہ دو آدمیوں کا وفد فوری طور پر مولانا محمد علی جالندھری کو لینے کے لئے ملتان بھیج دیا گیا۔ دو دن بعد مناظر اسلام مولانا محمد علی جالندھری قصبہ میں تشریف لاچکے تھے۔ مناظرے کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے قصبے میں اور اردگرد کے دیہات میں پھیل چکی تھی اور لوگ جوق در جوق مناظرہ سننے کے لئے آرہے تھے۔ عصر کی نماز کے وقت میدان میں دور دور تک سر ہی سر نظر آرہے تھے۔ عصر کی نماز مولانا محمد علی جالندھریؒ کی امامت میں میدان ہی میں ادا کی گئی۔ نماز کے فوراً بعد اللہ دتہ جالندھری بھی قادیانیوں کی معیت میں مناظرہ کے لئے آپہنچا۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ نے قادیانی کتابوں کا صندوق' جسے وہ ملتان سے اپنے ساتھ لائے تھے' منگواکر اسٹیج پر رکھ لیا۔ مناظرہ شروع ہوا۔ پاسبان ختم نبوت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ لچھے دار اور پیچ دار گفتگو نہ خود کروں گا اور نہ اپنے حریف کو کرنے دوں گا۔ سیدھی سادی اور دو ٹوک گفتگو ہوگی۔ انہوں نے اللہ دتہ جالندھری کو مخاطب کرکے کہا کہ اگر تم میرے چند سوالوں کا جواب دے دوگے تو میں تمہارے موقف کا قائل ہوجاؤں گا۔ انہوں نے پہلا سوال کرتے ہوئے کہا کہ نبی کا نام ہمیشہ مفرد ہوتا ہے' جیسے آدم' نوح' یعقوب' شعیب' یوسف' دانیال' ابراہیم' اسماعیل' اسحاق' موسیٰ' ہارون' عیسیٰ (علیہم السلام)' محمدؐ۔ لیکن مرزا قادیانی کا نام "غلام احمد قادیانی" یعنی مرکب کیوں ہے؟

اللہ دتہ جالندھری آئیں بائیں شائیں کرنے لگا لیکن حاضرین نے اس کی کسی دلیل کو صحیح نہ مانا اور وہ زچ ہوکر نیچے بیٹھ گیا۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اپنا دوسرا سوال کرتے ہوئے کہا کہ کسی نبی کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا۔ نبی کا استاد خود اللہ تعالیٰ ہوتا ہے' جو اس کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرتا ہے' جبکہ مرزا قادیانی کے بہت سے استاد تھے' جن سے وہ سبق لیتا رہا اور کبھی کبھی سبق یاد نہ ہونے پر مرغا بھی بنتا رہا اور استاد کے ہاتھوں سے اس کی پٹائی بھی ہوتی رہی۔ انہوں نے کہا کہ نبی دنیا والوں کو علم سکھانے کے لئے آتا ہے' دنیا والوں سے علم سیکھنے کے لئے نہیں آتا۔ ہر نبی اپنے وقت میں علم کے سب سے اونچے منصب پر فائز ہوتا ہے۔ انہوں نے اللہ دتہ جالندھری کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ اگر تاریخ انبیاء میں کسی نبی کا کوئی استاد ہو تو بتاؤ' ورنہ ہمیں یہ بتاؤ کہ تمہارے مرزا کے استاد کیوں تھے؟

اس سوال پر اللہ دتہ جالندھری صرف بغلیں جھانک کر رہ گیا اور لوگوں نے اس پر کذاب کذاب کی آوازیں کسیں۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ نے تیسرا سوال کرتے ہوئے کہا کہ ہر نبی اپنے وقت میں سب سے حسین ہوتا تھا۔ دنیا کا کوئی انسان حسن و جمال میں نبی کا ہمسر نہیں ہوسکتا۔ اللہ دتہ جالندھری نے فوراً" اس بات کی تائید کی' جس پر مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اپنے صندوق سے مرزا قادیانی کی درجنوں تصویریں نکال کر حاضرین میں تقسیم کردیں اور حاضرین کو مخاطب کرکے کہا کہ یہ رہی مرزا قادیانی کی تصویر اور پھر اپنی گرجدار آواز میں

کہا کہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس مجمع کا ہر انسان مرزا قادیانی سے خوبصورت ہے، جس پر لوگوں نے بھرپور تائید سے جواب دیا "بے شک بے شک۔"

پھر مولانا نے اپنا روئے سخن اللہ دتہ جالندھری کی طرف پھیرتے ہوئے کہا "اللہ دتہ! اللہ کو حاضر ناظر جان کر بتا کہ کیا تو اس سے خوبصورت نہیں اور یقیناً" تو خوبصورت ہے، تو پھر یہ تیرانی کیسے؟"

اللہ دتہ جالندھری پر اوس پڑ گئی اور وہ سردی میں ٹھٹھرے سانپ کی طرح پتھر بن گیا۔

مولانا نے چوتھا سوال کرتے ہوئے اللہ دتہ جالندھری سے کہا "بتا مرزا قادیانی کی ذات کیا تھی؟"

اللہ دتہ جالندھری نے جھٹ جواب دیا " مغل"۔

مولانا اپنے شکار کو اپنے پھندے میں پھانس چکے تھے۔ انہوں نے فوراً" قادیانی کتابوں سے عوام کو حوالہ جات دکھانے شروع کئے۔ انہوں نے کہا کہ دیکھئے مرزا قادیانی اپنی کتاب "کتاب البریہ" کے صفحہ ۱۳۴ پر اپنی قومیت برلاس (مغل) لکھی ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۵ کے حاشیہ پر لکھتا ہے:

"میرے الہامات کی رو سے ہمارے آباء اولین فارسی تھے۔"

اپنی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کے صفحہ ۱۹ پر لکھتا ہے:

"میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی"۔

اپنی تصنیف "تحفہ گولڑویہ" کے صفحہ ۴۰ پر لکھتا ہے:

"میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب آئے تھے۔"

اپنی کتاب "نزول مسیح" کے صفحہ ۵۰ پر لکھتا ہے:

"بنی فاطمہ سے ہوں۔ میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔"

پھر ہندو ہونے کا اعلان کرتا ہے:

"کرشن میں ہی ہوں"۔ "(تذکرہ" ص ۳۸۱)

پھر سکھ ہونے کا اعلان کرتا ہے:

"امین الملک جے سنگھ بہادر"۔ (تذکرہ ص ۴۷۰)

پھر انہوں نے عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ کیا آپ نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جس کی اتنی ذاتیں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص اپنی ذات کے بارے اپنے اتنے جھوٹ بول سکتا ہے، وہ اپنی شخصیت کے بارے میں کتنے جھوٹ بولتا ہوگا اور اتنے جھوٹے شخص کو نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی شرم نہ آتی ہوگی۔ مولانا کے تابڑ توڑ حملوں سے اللہ دتہ اسٹیج پر ساکت و جامد بیٹھا تھا، جیسے اس کے منہ میں زبان نہ ہو، جیسے اس میں بولنے کی سکت نہ ہو۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اپنا پانچواں سوال کرتے ہوئے کہا:

" نبی شریف انسان ہوتا ہے۔ وہ شرم و حیاء اور شرافت کا پیکر ہوتا ہے۔ اس کی گفتگو اخلاق کا اعلیٰ نمونہ ہوتی ہے۔ اس کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ چراغ بن کر معاشرے میں ایمان کی روشنی پھیلاتے ہیں۔ اس کے منہ سے نکلے ہوئے جملے باد خوشبو بن کر دنیا کو معطر کرتے ہیں۔ کسی نبی کے منہ سے بے ہودہ اور لچر گفتگو کے بارے میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کائنات کا نظام زیر و زبر ہو سکتا ہے، لیکن کسی نبی کے منہ سے گالی نہیں نکل سکتی۔ مولانا نے اللہ دتہ سے پوچھا، کیوں بھی یہ ٹھیک ہے؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

پھر مولانا نے حاضرین و ناظرین کو مخاطب کرکے کہا کہ مرزا قادیانی کے منہ سے ساری زندگی گالیوں کی برسات لگی رہی۔ اس نے وہ گالیاں بکی ہیں کہ ابھی تک انسانیت دم بخود ہے، حیاء سر پیٹ رہی ہے، شرافت منہ چھپائے بیٹھی ہے اور اخلاق کا دامن تار تار ہے۔ پھر مولاناؒ نے عقاب کی پھرتی سے صندوق میں ہاتھ ڈالا اور مرزا قادیانی کی بہت سی کتابیں نکال کر اسٹیج پر رکھ لیں اور عوام کو مرزا قادیانی کی گالیوں کے حوالے سنانے شروع کئے۔ مجمع سے بار بار "لعنت لعنت" کی صدا بلند ہوتی۔ مولانا نے قادیانی کتب سے جو حوالے پیش کئے، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

"جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف و گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے، وہیں داخل ہو جاتے ہیں"۔

(حیات احمد جلد اول، نمبر ۳ ص ۲۵)

"آریوں کا پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں"۔ (چشمہ معرفت ص ۱۱۶)

" خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگادی"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳)

" سعد اللہ لدھیانوی بے وقوفوں کا نطفہ اور کنجری کا بیٹا ہے"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴)

" ہر مسلمان مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعویٰ پر ایمان لاتا ہے مگر زنا کار کنجریوں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگادی ہے، وہ مجھے قبول نہیں کرتے"۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷)

"عبدالحق کو پوچھنا چاہئے کہ اس کا وہ مباہلہ

کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پاگیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔ اب تک اس کی عورت کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا"۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷)

پھر مولانا نے اللہ دتہ کی طرف پلٹتے ہوئے اس سے جواب مانگا تو وہ لبوں پر مہر سکوت لگائے بیٹھا تھا۔ مولانا کے پیہم حملوں نے اس سے قوت گویائی چھین لی تھی' اس کے سر سے دماغ نوچ لیا تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہاں پر اللہ دتہ نہیں 'اللہ دتہ کا بت پڑا ہو ......اس کی مکمل خاموشی اس کی شکست کا اعلان کر رہی تھی۔ چند سیکنڈ کے توقف کے بعد فضا نعرہ تکبیر ـــــ اللہ اکبر سے گونج اٹھی۔

عوام فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے۔

نعرہ تکبیر........اللہ اکبر

تاجدار ختم نبوت ....زندہ باد

تاج و تخت ختم نبوت ـــــ زندہ باد

شہیدان ختم نبوت ـــــ زندہ باد

مجاہدین ختم نبوت......زندہ باد

مولانا محمد علی جالندھری.......زندہ باد

حق جیت گیا' باطل ہار گیا۔ مجاہدین ختم نبوت سرفراز ہوئے' کفر سرنگوں ہوا۔ اسلام کا بول بالا ہوا' قادیانیت کا منہ کالا ہوا۔ مسلمانوں کے چہرے خوشی سے دمک اٹھے اور وجد و کیف میں مسلمانوں نے وہ نعرہ بازی کی کہ سارا قصبہ گونج اٹھا۔ ادھر قادیانی اللہ دتہ جالندھری کو لئے یوں چلے جارہے تھے جیسے اللہ دتہ کا جنازہ لئے جارہے ہوں۔

فاتح قادیانیت مولانا محمد علی جالندھریؒ جب اگلے دن قصبہ سے ملتان روزانہ ہونے لگے تو وہ انتہائی عقیدت و محبت سے مولانا کو اسٹیشن تک چھوڑنے کے لئے آئے اور مولانا کو رخصت کرتے وقت ان کی آنکھوں سے آنسو امڈ آئے۔

گارڈ نے سیٹی بجائی اور مولانا گاڑی میں سوار ہوگئے۔ جب مولانا گاڑی میں سوار ہو رہے تھے تو اچانک ان کی نظر اللہ دتہ پر پڑی' جو اس گاڑی میں ان سے اگلے ڈبے میں سوار ہو رہا تھا۔ گاڑی اپنی منزل کی جانب روزانہ ہوگئی۔ اسٹیشن پر کھڑے لوگوں نے پر نم آنکھوں کے ساتھ اپنے محسن کو الوداع کہا۔

تقریباً" بیس منٹ کی مسافت کے بعد جب گاڑی اگلے اسٹیشن پر رکی تو مولانا اپنے ڈبے سے اترے اور اگلے ڈبے میں اللہ دتہ کے پاس چلے گئے اور اس کے ساتھ خالی نشست پر بیٹھ گئے۔ اللہ دتہ چونک اٹھا۔ مولانا نے اس سے کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں' میں تم سے ایک انتہائی ضروری بات کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اس وقت ہماری گفتگو تیرے میرے سوا کوئی نہیں سن رہا۔

"اللہ دتہ! تم ایک پڑھے لکھے اور سمجھ دار آدمی ہو۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر اور جہنم کی آگ کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ کر بتانا' کیا مرزا قادیانی اللہ کا نبی تھا؟" مولانا نے پوچھا۔

اللہ دتہ" : نہیں"۔

مولانا" : کیا وہ مسیح موعود تھا؟"

اللہ دتہ" : نہیں"۔

مولانا : "کیا وہ امام مہدی تھا؟"

اللہ دتہ" : نہیں"۔

مولانا" : کیا اس پر وحی اترتی تھی؟"

اللہ دتہ" : نہیں"۔ (ہنس کر)

مولانا" : کیا اس کی بیوی ام المومنین اور کیا اس کے ساتھی صحابہ تھے؟"

اللہ" : نہیں"۔

مولانا" : کیا بہشتی مقبرے کا بہشت سے کوئی تعلق ہے؟"

اللہ دتہ" : نہیں"

مولانا" : کیا موجودہ قادیانی خلافت کا اسلام سے کوئی تعلق ہے؟"

اللہ دتہ" : نہیں"

مولانا" : تو پھر تم کیوں قادیانیت کے پیروکار ہو اور کیوں اللہ کی مخلوق کو گمراہ کر رہے ہو؟"

اللہ دتہ"! : مولانا' مجھے اس کام کے پانچ ہزار روپے ماہوار ملتے ہیں۔ آپ مجھے دس ہزار دے دیں' میں آپ کی طرف آجاتا ہوں" اللہ دتہ نے ایک زور دار شیطانی قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور مولانا محمد علی جالندھریؒ انگشت بدنداں رہ گئے۔

○

بقیہ : مذاکرہ

۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء میں مباہلے کا پیغام بھیجا تو اس نے مجھے لکھا کہ "تم کون ہو اور تمہاری حیثیت کیا ہے' جو تم مرزا طاہر کو چیلنج کر رہے ہو؟" میں نے جواباً" لکھا کہ "تم اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے آؤ اور میں بھی لے آؤں گا اور یہ بھی بتادو کہ میں کتنے آدمی اپنے ساتھ لاؤں' ایک سو لاؤں' ایک لاکھ لاؤں' یا دس لاکھ لاؤں؟" لیکن اس کے سیکرٹری نے پیغام بھیجا کہ ایک کاغذ پر "لعنت اللہ علی الکاذبین" لکھ کر بھجوادو' تو مباہلہ مکمل ہوجائے گا۔" میں نے کہا کہ یہ مباہلہ نہ ہوا مذاق ہوگیا۔ پھر میں نے اسے قرآن' حدیث اور خود مرزا غلام احمد کی کتابوں سے حوالہ جات دیئے کہ مباہلے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں فریق ایک میدان میں آئیں۔ پھر میں نے اسے لکھا کہ اب اگر تم وقت اور تاریخ مقرر کر کے مباہلے کے میدان میں نہ آئے اور تکفیر سے باز نہ آئے تو خدا کی لعنت کے نیچے مرو گے۔ اس دن کے بعد اس نے مجھے کبھی مباہلے کا چیلنج نہیں بھیجا۔

منکرینِ ختم نبوت کے لئے اصلی شرعی فیصلہ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

س ...... خلیفہ اول بلا فصل سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے منکرین ختم نبوت کے خلاف اعلان جنگ کیا اور تمام منکرین ختم نبوت کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ منکرین ختم نبوت واجب القتل ہیں لیکن ہم نے پاکستان میں قادیانیوں کو "غیر مسلم" قرار دینے پر ہی اکتفا کیا اس کے علاوہ اخبارات میں آئے دن اس قسم کے بیانات بھی شائع ہوتے رہتے ہیں کہ "اسلام نے اقلیتوں کو جو حقوق دیئے ہیں وہ انہیں پورے پورے دیئے جائیں گے" ہم نے قادیانیوں کو نہ صرف حقوق اور تحفظ فراہم کئے ہوئے ہیں بلکہ کئی اہم سرکاری عہدوں پر بھی قادیانی فائز ہیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ منکرین ختم نبوت اسلام کی رو سے واجب القتل ہیں یا اسلام کی طرف سے اقلیتوں کو دیئے گئے حقوق اور تحفظ کے حقدار ہیں؟

ج ...... منکرین ختم نبوت کے لئے اسلام کا اصل قانون تو وہی ہے جس پر حضرت صدیق اکبرؓ نے عمل کیا پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی جان و مال کی حفاظت کرنا ان کے ساتھ رعایتی سلوک ہے لیکن اگر قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہوں۔ بلکہ مسلمان کہلانے پر مصر ہوں تو مسلمان، حکومت سے یہ مطالبہ کر سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ مسیلمہ کذاب کی جماعت کا سا سلوک کیا جائے۔ کسی اسلامی مملکت میں مرتدین اور زنادقہ کو سرکاری عہدوں پر فائز کرنے کی کوئی گنجائش نہیں یہ مسئلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر اسلامی ممالک کے ارباب حل و عقد کی توجہ کا متقاضی ہے۔

ایک قادیانی نوجوان کے جواب میں

ج...... آپ کا جوابی لفافہ موصول ہوا۔ آپ کی فرمائش پر براہ راست جواب لکھ رہا ہوں اور اس کی نقل "جنگ" کو بھی بھیج رہا ہوں۔

اہل اسلام قرآن کریم، حدیث نبویؐ اور اجماع امت کی بناء پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور دوبارہ تشریف آوری کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ خود جناب مرزا صاحب کو اعتراف ہے کہ:

"مسیح ابن مریم آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیشن گوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور صحاح میں جس قدر پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی پیشن گوئی اس کے ہم پہلو اور ہموزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے"۔ (ازالہ اوہام ص ۵۵۷، روحانی خزائن ص ۴۰۰ ج ۳)

لیکن میرا خیال ہے کہ جناب مرزا صاحب کے ماننے والوں کو اہل اسلام سے بڑھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور دوبارہ تشریف آوری کا عقیدہ رکھنا چاہئے۔ کیونکہ جناب مرزا صاحب نے سورہ الصف کی آیت ۹ کے حوالے سے ان کی دوبارہ تشریف آوری کا اعلان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

" یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشن گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا (اس آیت میں) وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا"۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۹۸، ۴۹۹)

جناب مرزا صاحب قرآن کریم سے حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا ثبوت محض اپنی قرآن فہمی کی بناء پر نہیں دیتے بلکہ وہ اپنے "الہام" سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس آیت کا مصداق ثابت کرتے ہیں۔

" اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی "پہلی زندگی" کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے .... اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشن گوئی میں ابتداء سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے یعنی حضرت مسیح پیشن گوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر"۔ (ایضاً ۴۹۹)

اور اسی پر اکتفا نہیں بلکہ مرزا صاحب اپنے الہام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے کی الہامی پیشن گوئی بھی کرتے ہیں چنانچہ اسی کتاب کی ص ۵۰۵ پر اپنا ایک الہام **"عسی ربکم ان یرحم علیکم"** درج کر کے اس کا مطلب یہ بیان فرماتے ہیں۔

"یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر "ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق و حق اور نرمی اور لطف اور احسان قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور غضب اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور یہ زمانہ اس زمانے کے لئے بطور ارہاص کے واقع ہوا ہے۔ یعنی اس وقت جلالی طور پر خدائے تعالیٰ اتمام حجت کرے گا۔ اب بجائے اس کے جمالی طور پر یعنی رفق اور احسان سے اتمام حجت کر رہا ہے"۔

ظاہر ہے کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات اور دوبارہ آنے پر ایمان نہ رکھا جائے تو نہ صرف یہ قرآن کریم کی قطعی پیشن گوئی کی تکذیب ہے۔ بلکہ جناب مرزا صاحب کی قرآن فہمی ان کی الہامی تفسیر اور ان کی الہامی پیشن گوئی کی بھی تکذیب ہے۔ بلکہ جناب مرزا صاحب کی قرآن فہمی ان کی الہامی تفسیر اور ان کی الہامی پیشن گوئی کی بھی تکذیب ہوگی ۔ پس ضروری ہے کہ اہل اسلام کی طرح مرزا صاحب کے ماننے والے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے پر ایمان رکھیں ورنہ اس عقیدے کے ترک کرنے سے قرآن و حدیث کے علاوہ مرزا صاحب کی قرآن دانی بھی حرف غلط ثابت ہوگی اور ان کی الہامی تفسیریں اور الہامی انکشافات سب غلط ہو جائیں گے۔ کیونکہ:

"جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا"۔

(چشمہ معرفت ص ۲۲۲)

اب آپ کو اختیار ہے کہ ان دو باتوں میں کس کو اختیار کرتے ہیں۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کو؟ یا مرزا صاحب کی تکذیب؟

جناب مرزا صاحب کے ازالہ اوہام صفحہ ۹۲۱ والے چیلنج کا ذکر کر کے آپ نے شکایت کی ہے کہ نوے سال سے کسی نے اس کا جواب نہیں دیا۔

آں عزیز کو شاید علم نہیں کہ حضرات علماء کرام ایک بار نہیں' متعدد بار اس کا جواب دے چکے ہیں تاہم اگر آپ کا یہی خیال ہے کہ اب تک اس کا جواب نہیں ملا تو یہ فقیر (باوجودیکہ حضرات علماء احسن اللہ جزاہم کی خاک پا بھی نہیں) اس چیلنج کا جواب دینے کے لئے حاضر ہے۔ اسی کے ساتھ مرزا صاحب کی

باقی صفحہ ۲۱ پر

بقیہ : مرزا طاہر

فریم پر مسلمانوں کے تمام فرقے متفق ہیں ان کے ضمنی مسائل میں اختلاف ہو سکتا ہے مگر اصول شریعت پر سب متفق ہیں۔ اہل حدیث بھی فقہ حنفی کے اکثر مسائل سے متفق ہیں۔ مشہور اہل حدیث عالم مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب کے بارے میں یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ وہ اکثر امور میں مذہب حنفی پر چلتے تھے ہاں فاتحہ خلف الامام اور نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ بھی پڑھتے تھے یہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ شاہ عبدالرحیم اہل حدیث تھے (تاریخ اہل حدیث ص ۲۸۶)

اس سے معلوم ہوا کہ اہل حدیث ہونا فقہ حنفی پر عمل کرنے سے نہیں روکتا سو اس قسم کے اختلافات سے یہ دعویٰ کرنا کہ علماء کسی ایک شریعت پر متفق نہیں محض ایک سینہ زوری ہے۔ اور پھر یہ بات بھی لائق غور ہے کہ اگر علماء آپس میں کسی ایک مجموعی فتوی پر متفق نہ ہوں تو اس سے یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ مرزا غلام احمد اپنے دعوی میں سچا ہے عجیب استدلال ہے کہ چونکہ چاول سفید ہیں اس لئے زمین گول ہے۔

(نوٹ) ہم نے یہاں صرف واقعات اور ان کے نتائج سے گفتگو کی ہے کسی آیت یا حدیث پر بحث نہیں کی تاکہ عربی نہ جاننے والے یہ نہ کہیں کہ ہمیں ان علمی باتوں کی سمجھ نہیں آتی یہ اردو کی نہایت سادہ باتیں ہیں جنہیں ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ قارئین مرزا طاہر کے دلائل اور پیش کردہ واقعات کو تاریخ کی روشنی میں دیکھیں۔ اپنے قارئین کو ہم مشورہ دیتے ہیں کہ ان حقائق اور واقعات پر بیشک مرزا طاہر کو مجلس مذاکرہ کی دعوت دیں اور ہمارے پیش کردہ ایک ایک نکتہ پر مرزا طاہر سے جواب لیں۔ ہم جواب الجواب کے لئے حاضر ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ

ہدایت کیسے ملی؟

مولانا نعیم اختر ندوی مقیم لندن

○ لندن سے دس میل جنوب مغرب میں ایک شہر ہے جس کا نام (Kingston) کنگسٹن ہے ایک بار وہاں ایک تقریب میں جانا ہوا تو ہمارے میزبان نے ایک نومسلم انگلش نژاد نوجوان سے جس کی عمر تقریباً ۲۵ یا ۳۰ سال کے درمیان ہوگی، ملاقات کرائی اور اس سے تعارف کرایا، ان کا نام شیریں بتایا، اس سے ایک صاحب نے دریافت کیا کہ اگر برا نہ مانو تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کیسے مسلمان ہوئے جبکہ بالخصوص موجودہ دور اسلام دشمنی اور اسلام سے نفرت پھیلانے میں کوشاں اور ساعی ہے اس پر اس نوجوان نے جو جواب دیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہنے لگا کہ میں ایک کار گیرج (Car Garage) میں کام کرتا تھا۔ مجھے بچپن ہی سے مختلف مذاہب کا موازنہ کرتے ہوئے مطالعہ کا شوق تھا، میں گرجاگھر بھی جاتا تھا یا یہ کہ گھر کے افراد کو ہمراہ لے جایا جاتا تھا لیکن وہاں کی تعلیم و تربیت اور مذہبی کردار کے پیش کرنے کے طرزے میں فطری طور سے متوحش (وحشت زدہ) تھا اور بعض وقت مجھے اپنادم گھٹتا ہوا محسوس ہوتا تھا آخر میں نے یہ طے کرلیا کہ مجھے موجودہ عیسائی مذہب کو چھوڑ کر کسی ایسے دوسرے مذہب کو اختیار کرنا ہے جو حق کے قریب ہو اور فطرت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہو، میں نے ایک روز گیرج میں کام کرنے والے اپنے ایک ہم پیشہ ساتھی سے جو یہودی نژاد تھا اور وہ بہت سنجیدہ اور پڑھا لکھا آدمی تھا، تذکرہ کیا کہ مجھے ایک خلجانی و پریشانی ہے اس کے سوال کرنے پر میں نے بتایا کہ میں موجودہ عیسائیت سے قطعاً" مطمئن نہیں ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ کوئی دوسرا صحیح مذہب اختیار کرلوں مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ کس مذہب کو قبول کروں تم ہی کوئی رائے اور مشورہ دو" اس پر اس یہودی نوجوان نے کہا کہ اگر واقعی تم اس بارے میں سنجیدہ ہو کہ دوسرا مذہب اختیار کرو تو اسلام قبول کرلو کہ وہی ایک سچا مذہب ہے مگر یاد رکھنا کہ مجھے کبھی بھی اسلام قبول کرنے کی دعوت ہرگز ہرگز نہ دینا" اس کی یہ بات میں نے ذہن نشین کرلی اور اسلام و قرآن کے بارے میں تحقیق کرنے اور اس کا بغور مطالعہ کرنے میں لگ گیا اور پھر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ کے یہ میزبان ساتھی مجھے مل گئے جو کہ میرے پڑوسی بھی تھے اور الحمدللہ میں نے رفتہ رفتہ انہماک شروع کردیا۔ اور مختلف اوقات اکابرین کے مشورہ سے لگاتا رہتا ہوں۔ رزق حلال کی تلاش کے ساتھ ایک مسلمان دیندار عورت سے شادی کرکے سکون کی زندگی بسر کرتا ہوں۔ میری رفیقہ حیات دین کا علم بھی رکھتی ہیں جس کے باعث تعلیم و تعلم اور بھی آسان ہوگیا ہے **وللہ الحمد علی ذلک**

○ ۱۹۸۹ء میں لندن کے رہنے والے محمد ابراہیم نامی ۲۰ سالہ نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ سر پر عمامہ لمبا کرتا، ٹخنوں سے اونچا پائجامہ۔ یہ بھی ایک نومسلم انگلش نوجوان ہیں ۱۹۸۶ء میں اسلام قبول کیا یہ بھی پڑھے لکھے ہیں اور معلومات عامہ کے شائق نیز بہت سے سبھی سوالات کرنے اور مسئلہ مسائل معلوم کرنے کے عادی، اگر معلوم ہوجائے کہ فلاں شخص عالم دین ہیں تو پھر ان سے وقت لے لے کر ہر قسم کے معاشی و معاشرتی سوالات کرتے اور ان کے جوابات بھی اپنے پاس لکھ لیتے ہیں۔ ایک بار مستورات کی جماعت میں ان کے ساتھ وقت لگانے کا موقع ملا۔ معلوم ہوا کہ ایک متمول گھرانے کے آدمی ہیں مگر جب سے اسلام قبول کیا ہے۔ لندن میں ایک مسلم قصاب کی دکان پر نوکری کرکے حلال روزی کماتے ہیں، کھاتا پیتا اور زندگی نہایت سادہ مگر دین کی تڑپ اور دعوت الی اللہ کا انہماک۔ اللہ اکبر۔ قابل رشک ہے، ایک دفعہ جماعت میں ایک ساتھی کی کچن میں " مطبخ " ترکاری کاٹتے ہوئے انگلی کٹ گئی کچھ ساتھیوں نے کہا کہ فلاں کریم (Cream) لاکر لگادو، انہوں نے کہا کہ رک جاؤ میں ایک چیز لاتا ہوں، انہوں نے کوئی چیز ذرا سی جلائی اور اس کی راکھ زخم میں بھر کر پٹی باندھ دی، معلوم کرنے پر بتایا کہ میں جب پچھلے سال حج پر گیا تھا تو مدینہ منورہ کی کھجور کی چھال لایا تھا، میں نے حدیث میں سنا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ زخموں کا اسی سے علاج کرتے تھے، پھر جوش میں آکر اور آنکھوں میں آنسو بھر کر کہنے لگے سنت میں شفاء ہے، نہ کہ فاسقوں، کافروں اور بدکاروں کی دواؤں میں یہ جملے ایمان کی کس بلندی سے نکلے ہوں گے یہ تو دلوں کے بھید جاننے والے کو خوب معلوم ہے۔ مگر ہم کو واقعی اپنی ایمانی سطح اور ان کی ایمانی سطح میں صاف فرق محسوس ہوا۔ اور اشک اور دعاء کے علاوہ کچھ نہ ہوسکا۔

ایک روز کہنے لگے کہ مجھے لوگ سمجھاتے ہیں کہ عمامہ کرتا وغیرہ لندن میں مت پہنو۔ یہ انتہا پسندی ہے اس سے لوگ تم کو "کارٹون" سمجھیں گے۔ مزید کہا کہ مجھے تعجب ہوتا ہے جب دینی علوم کے حامل بعض نوجوان علماء مجھے اس طرح سمجھاتے ہیں مگر میں سن کر اور "خاموش ہوجاتا ہوں لیکن آج

باقی صفحہ ۴۱ پر

قسط ۹

حیات عیسیٰ علیہ السلام

مولانا محمد اشرف کھوکھر

گیارہویں آیت:

شیخ نصیر احمد صاحب ص ۳۷-۳۸ پر ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۰۸ پر مرزا صاحب کی ثبوت وفات عیسیٰ میں پیش کردہ آیت نقل کی والسلم علی یوم ولدت و یوم اموت و یوم ابعث حیا ○ (مریم ۳۳)

"یعنی حضرت مسیح کہتے ہیں کہ میں جس دن پیدا ہوا ہوں اس دن بھی مجھ پر سلام ہے' اور جس دن مروں گا اس دن بھی اور جس دن میں پھر زندہ کھڑا کیا جاؤں گا اس دن بھی۔"

اس آیت کے متعلق شیخ صاحب مرزا صاحب کی آیت کی تشریح یوں نقل کرتے ہیں "اس آیت میں واقعات عظیمہ جو حضرت مسیح کے متعلق تھے صرف تین بیان کئے گئے ہیں حالانکہ اگر رفع اور نزول واقعات صحیحہ میں سے ہیں تو ان کا بیان بھی ہونا چاہئے تھا کیا نعوذباللہ رفع اور نزول حضرت مسیح کے مورد اور محل سلام الٰہی نہیں ہونا چاہئے تھا؟ سو اس جگہ پر خدا تعالیٰ کا اس رفع اور نزول کو ترک کرنا جو مسیح ابن مریم کی نسبت مسلمانوں کے دلوں میں بسا ہوا ہے صاف اس بات پر دلیل ہے کہ وہ خیال ہیچ اور خلاف واقعہ ہے بلکہ وہ رفع یوم اموت میں داخل ہے اور نزول سراسر باطل ہے۔" (ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۰۸)

(۱) سب عقلاء کے نزدیک مسلم ہے اور معقولات میں واضح ہے کہ کسی امر کے مذکور نہ ہونے سے اس کے وقوع کی نفی نہیں کرسکتے قرآن و حدیث میں بلکہ روزمرہ زندگی میں اس کی مثالیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ شیخ صاحب! یہ آپ کی نئی منطق ہے کہ کسی امر کے مذکور نہ ہونے سے اس کے عدم وقوع کا نتیجہ نکالتے ہیں حالانکہ آپ کے مرزا صاحب براہین احمدیہ ص ۵۴۵ میں لکھ چکے ہیں کہ عدم علم سے عدم شئی لازم نہیں آتا۔" صحیحین بلکہ صحاح ستہ میں بیسیوں ایسی احادیث ملیں گی کہ سائل نے آکر رسول کریم ﷺ سے اسلام کا سوال کیا اور خاتم الانبیاء ﷺ نے بھی کلمہ شہادت' کبھی زکوٰۃ کبھی حج کو بیان نہیں فرمایا۔ تو کیا مرزا صاحب مجرد ان احادیث پر اکتفا کرکے ان ارکان اسلام کے رکن ہونے سے انکار کردیں گے؟ اگر نہیں تو یہاں بھی وہی عمل کریں۔

دوسرا یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ کلام اس وقت کا تھا جب مریم صدیقہ ان کو گود میں لے کر قوم میں آئی تو کیا ضروری ہے کہ حضرت مسیح اپنی زندگی کے تمام حالات مفصلاً" بیان فرماتے ہاں قرآن مجید میں ہے کہ رفع کی خبر ان کو دی گئی۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی یہاں مرزا صاحب بھی صرف وعدہ وفات تسلیم کرتے ہیں۔

اگر قرآن مجید میں رفع کا ذکر مطلقاً" کہیں نہ ہوتا تو بھی آپ کہہ سکتے تھے لیکن جب دوسرے مقامات پر تصریح موجود ہے تو اس سے کیوں انکار کیا جاتا ہے۔ تصریح کو چھوڑ کر خلاف عقل و نقل خود ساختہ قاعدے سے تمسک کرنا اتباع ھویٰ اور تفسیر بالرائے نہیں تو پھر تفسیر بالرائے اور خواہش کی تابعداری کسے کہیں گے؟

(۲) اس آیت سے قبل رفع کا ذکر موجود ہے جو شیخ صاحب کو قرآن میں تدبر نہ کرنے کی وجہ سے معلوم نہیں ہوسکا۔ وجعلنی مبارکا اینما کنت یعنی عیسیٰ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبارک کیا ہے۔ جہاں کہیں میں ہوں۔ لفتحنا علیہم برکات من السماء والارض (اعراف پ ۹) یعنی ہم ان پر آسمان و زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ فتبارک اللہ رب العلمین۔ تبارک الذی بیدہ الملک۔ میں برکت سے مراد علو اور بلندی ہے۔ برکت کے یہ دونوں معنی حضرت عیسیٰ میں باحسن پائے جاتے ہیں' خیر کثیر تو مادر زاد اندھوں اور کوڑیوں کو درست کرنے اور مردوں کو زندہ کرنے اور نزول مائدہ یعنی آسمان سے تیار کھانا اترنے کی دعا قبول ہونے سے ظاہر ہے اور وہ برکات و خیرات جو آپ کے نزول پر ہوں گی مثلاً" دشمنی اور بغض اور حسد کا دور ہوجانا اور مال بکثرت ہوجانا پھلوں اور دودھ کا زیادہ ہوجانا جو صحیح مسلم میں صحیح حدیث سے ثابت ہے اور دوسرے معنی یعنی بلندی آیت بل رفعہ اللہ الیہ جس کو ہم گزشتہ صفحات میں تفصیلاً" بیان کرچکے میں بالتصریح مذکور ہے پس جعلنی مبارکا اینما کنت میں پر تینوں اقوال رفع اور زمان رفع اور بعد نزول مذکور ہیں اس لئے اینما کنت جس کے معنی بہت وسیع ہیں رفع آسمانی ثابت ہے تفسیر کبیر اور تفسیر سراج منیر میں بھی مفصل ذکر ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ آیت مذکورہ والسلم علی..... سے عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول سے انکار کرنا محض جہالت ہے۔

بارھویں آیت:

ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیا (الحج ۶)

شیخ صاحب صفحہ ۳۸ پر اس آیت کو یوں بیان کرتے ہیں

"اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سنت اللہ دو ہی طرح سے تم پر جاری ہے بعض تم سے عمر طبعی سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں اور بعض عمر طبعی کو پہنچتے ہیں یہاں تک کہ ارذل عمر کی طرف رد کئے جاتے ہیں اور اس حد تک نوبت پہنچتی ہے کہ بعد علم کے ناداں محض ہو جاتے ہیں۔" یہ آیت بھی مسیح ابن مریم کی موت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان اگر زیادہ عمر پاوے تو دن بدن ارذل عمر کی طرف حرکت کرتا ہے یہاں تک کہ بچے کی طرح نادان محض ہو جاتا ہے اور پھر مر جاتا ہے۔ (ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۰۸-۶۰۹)

ناظرین! مرزا صاحب اور شیخ صاحب نے ترجمہ بالکل غلط کیا ہے اور قرآن شریف کے مطلب کو بالکل بدل دیا ہے۔ اس آیت میں حضرت عیسیٰ کی موت کا ذکر نہ تو صراحتاً ہے اور نہ اشارتاً۔ شیخ صاحب بھی مرزا صاحب کی طرح اپنی الٹی منطق سے ان کو بھی وفات ہی کے دلائل سمجھتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ ان آیتوں میں انسان کے کمال ترقی و تنزل اور رذائل کا ذکر ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا اس کے جواب میں پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کو ہمیشہ کے لئے موت سے بچنے والا نہیں جانتے بلکہ مانتے ہیں کہ آخر ایک وقت وہ بھی فوت ہوں گے جیسا کہ رسول آخرین ﷺ نے خبر دی ہے کہ "میرے پاس حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان دفن کئے جائیں گے۔"

ہم یہ بھی تسلیم نہیں کرتے کہ مرزا صاحب اور شیخ نصیر احمد صاحب جب چاہیں کسی پر موت لے آئیں اور جیتے جی اس کو مردہ بنالیں کیونکہ موت و حیات کا اللہ رب العزت نے ہر ایک کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ شیخ صاحب! ہمیں مرزا صاحب کی تحریروں سے تجربہ ہو چکا ہے کہ جب وہ کسی خاص میعاد تک کسی کے مرنے کی خبر دیتے ہیں تو وہ اس مدت کے بعد تک زندہ رہتا ہے مثلاً "مسٹر آتھم عیسائی کی نسبت آپ نے بڑے زور سے پیش گوئی کی تھی کہ وہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء سے پہلے تک مر جائے گا یا مسلمان ہو جائے گا لیکن وہ اس میعاد کے بعد تک مذہب عیسائی پر لوگوں میں زندہ موجود رہا۔

(۲) "مرزا صاحب نے اپنی منکوحہ آسمانی کے شوہر سلطان محمد کی نسبت بھی پیش گوئی کی تھی کہ وہ عرصہ اڑھائی سال تک مر جائے گا اور مسماۃ محمدی بیگم آپ کے پاس آئے گی کیونکہ اللہ نے اسے آپ کی زوجہ بنادیا ہے۔ مگر مرزا سلطان محمد ۱۹۴۹ء تک زندہ رہے اور مسماۃ محمدی بیگم ۱۹۲۲ء تک بقید حیات رہیں۔ مرزا سلطان محمد نے اپنے پیچھے ۵ لڑکے اور ۲ لڑکیاں چھوڑیں۔ محمدی بیگم ۱۹ نومبر ۱۹۲۲ء کو لاہور میں اسلامیہ پارک میں وفات پاگئیں"۔ (ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۹۲۲ء)

ناظرین! صورت مستثنیٰ کے لئے ضروری نہیں کہ اسی عبارت میں موجود ہو بلکہ قرآن و حدیث میں جہاں کہیں جس امر کو کسی عام حکم سے مستثنیٰ کیا گیا ہو وہ مستثنیٰ ہی شمار کیا جاتا ہی' خواہ عبارت کے ساتھ ہو خواہ کسی دوسری جگہ پر کیونکہ سارا قرآن مجید اور ساری حدیث شریف کے کلمۃ واحدۃ یعنی مثل ایک کلمہ کے ہے۔ قرآن مجید میں طلاق کے مسائل سورۃ بقرہ میں' شوہر دیدہ و نادیدہ حاملہ اور غیر حاملہ الطاقت میں شامل ہیں لیکن شوہر نادیدہ مطلقہ عورتیں اور جن کو حیض نہیں آتا اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ سورہ احزاب میں ان کا الگ ذکر ہے لیکن مرزا صاحب کی منطق کی رو سے سب ایک ہی حکم میں ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ حضرت عیسیٰ کا رفع آسمانی' نزول قرب قیامت اور حضورؐ کے پہلو میں دفن ہونا تفصیلاً ذکر کیا جا چکا ہے جو آپ کو زیر بحث آیت سے مستثنیٰ کر رہی ہیں۔

زیر بحث آیت ومنکم من یرد الی ارذل عمر لکیلا یعلم من بعد علم شیا کا ترجمہ "مرزا صاحب نے جیسے غلط کیا شیخ صاحب نے ویسا ہی نقل کر دیا"۔ یہ ترجمہ قواعد عرب کی رو سے اس لئے غلط ہے کہ لکیلا یعلم میں "لکے" کے معنی کئے ہیں "اس حد تک نوبت پہنچی ہے" حالانکہ کتب نحو میں واضح ہے کہ "کے" پر لام داخل ہوتا ہے تو وہ علت کے لئے ہوتا ہے (مغنی اللبیب) پس اس آیت کے صحیح معنی یہ ہیں " بعض تم میں سے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ارذل عمر کی طرف پھیرے جاتے ہیں تاکہ وہ بعد جاننے کے کچھ بھی نہ جانیں" یعنی بعض اشخاص کو اللہ رب العزت اتنا بوڑھا کرتے ہیں کہ وہ اپنی معلومات کھو بیٹھتے ہیں اور ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ سب اشیاء میں اللہ رب العزت کا تصرف ظاہر ہو۔

پس حضرت روح اللہ علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے اپنی قدرت اور حکمت کے اظہار کے لئے آسمان پر اٹھایا اور قرب قیامت تک حیات مفید امروں اور حکمتوں کے لئے دی ہے نہایت بڑھاپے کو پہنچ کر بھی علم نہ بھولنا' عقل کا زائل نہ ہونا' حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے ہزار ہزار برس تک طبعی عمر پانے سے ثابت ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ میں بعض کا سو سو سال اور اس سے زیادہ عمر پانا اور ان کے حواس کا

برابر ٹھیک رہتا اور اسی طرح مقبولان بارگاہ رب العالمین حضرات محدثین رحمتہ اللہ علیہم کا بڑی بڑی طبعی عمر پانا اور حدیث کی تدریس میں مشغول رہنا واقفان سنت نبویہ ﷺ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ افسوس ہے اکہ شیخ صاحب کا مرزا صاحب کی طرح کہنا اللہ رب العزت کے برگزیدہ پیغمبر حضرت روح اللہ عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام اتنی طبعی عمر پانے سے نادان محض ہو جائیں گے۔ وفات مسیح کو ثابت کرنے میں کتنے بھونڈی کوشش کی ہے۔ صرف وہ جسم ارزل اور ضعیف ہوتا ہے جو نطفہ امشاج وغیرہ کی ترکیب سے بنایا جاتا ہے' حدیث رسول ﷺ میں ہے کہ "رایت عیسی بن مریم شابا" (مسند ص ۳۷۴ ج ۱' کنز العمال ص ۳۰۷ ج ۵' الخصائص ص ۸ ج ۲) یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عیسیٰ کو جوان دیکھا۔

اصحاب کہف کا ۳۰۹ برس سوتے رہنا' حضرت عزیز کا سو برس تک سونا' قدرت خداوندی کے کرشمے ہیں تو حضرت عیسیٰ کی درازی عمر سے مرزائی کیوں گھبراتے ہیں؟ عوج بن عنق کی عمر تین ہزار کے قریب تھی۔ اسی طرح حضرت نوح کی عمر تقریباً ایک ہزار برس قرآن سے ثابت ہے۔ (مطلع العلوم ص ۳۰۸)

ناظرین شیخ نصیر احمد صاحب سے پوچھا جائے کہ کیا: "کیا اس انسان ضعیف البنیان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کہہ دے جو کچھ آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے اللہ رب العزت نے اسی سے تجاوز کبھی نہیں فرمایا اور نہ فرمائے گا؟ لقمان ذوالنسور کی عمر دو ہزار سال کی تھی۔ عمرو معدیکرب دو سو پچاس سال کی عمر میں ایرانیوں سے بیسیوں سال جنگ آزما رہا اور اسی طرح عربدہ ہاتھیوں کو کاٹ کاٹ کر شہید ہوا تھا۔ کیا مرزا صاحب یا مرزا صاحب کی معنوی ذریت ارزل عمر کی حد خود مقرر کر سکتے ہیں؟" - اتقوا اللہ یا ایہا الناس

تیرھویں آیت:

ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین ○

یہ سورۃ بقرہ کی ۳۷ ویں آیت ہے جسے شیخ نصیر احمد صاحب نے "تیس آیات" کے صفحہ ۳۹ پر نقل کیا ہے۔

باقی آئندہ

بقیہ : ہدایت کیسے ملی

تک اس نتیجہ پر نہیں پہنچ سکا کہ جو علم مدرسوں میں بڑی بڑی بحثوں کے ساتھ ثابت کیا جاتا ہے اس کو عمل میں لانے میں کیا انتہا پسندی ہے؟ یا تو کتابوں میں لکھا غلط' یا پھر ہماری زندگی غیروں سے مرعوب اور غلط کہنے لگے کہ یہ ہماری قوم جس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے وہ تو دینی تہذیب پر عمل کرنے اور عام کرنے میں کبھی نہیں شرماتی بلکہ سڑکوں اور پبلک پلیس "عوامی جگہوں" پر بھی عام کرتی ہے اور ہم اسلام کو حق سمجھ کر اس پر شرمائیں عجب تضاد ہے' اس نوجوان کے یہ الفاظ سن کر زبان بے اختیاریوں حرکت کرنے لگی۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

○ (Reading University) ریڈنگ یونیورسٹی انگلینڈ کے ایک نوجوان طالب علم جو کہ ہاؤس آف لارڈز برطانیہ کے ایک لارڈ صاحب کے صاحبزادے ہیں وہ جماعت کے ساتھی کی محنت سے جو کہ خود اس یونیورسٹی کے طالب علم اور اس کے ہم جماعت تھے۔ الحمدللہ مسلمان ہو گئے' اور عملی طور سے مسلمان ہیں سر پر عمامہ' شلوار کرتا' داڑھی کے ساتھ اپنے والدین کے ساتھ رہتے ہیں' اکثر اپنے والد کے ساتھ ٹیلیویژن پر بھی اسی لباس و شکل و صورت میں دیکھے گئے۔ اخبارات میں بہت سے مضامین نکلے' ایک آرٹیکل جو شاید "ٹیلی گراف" یا "گارجین" میں شائع ہوا تھا۔ اس میں ان کے باپ کا مقولہ تھا کہ "ہم نے تو پوری دنیا سے اسلام مٹانے کی کوشش کی اور اسلام خود ہمارے گھر میں داخل ہو گیا"۔

یہ اور اس طرح کے روزمرہ پیش آنے والے واقعات ہیں جو اس بات کا زندہ ثبوت ہیں کہ اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے یہ اتنا ہی ابھرے گا جتنا وہ دبائیں گے

بقیہ : شرعی فیصلہ

کتاب البریۃ ص ۳۰۷ والے اعلان کو بھی ملا لیجئے' جس میں موصوف نے بیس ہزار روپیہ تاوان دینے کے علاوہ اپنے عقائد سے توبہ کرنے اور اپنی کتابیں جلا دینے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

تصفیہ کی صورت یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب کے موجودہ جانشین سے لکھوا لیا جائے کہ یہ چیلنج اب بھی قائم ہے اور یہ کہ وہ مرزا صاحب کی شرط پوری کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ اور اسی کے ساتھ کوئی ثالثی عدالت' جس کے فیصلے پر فریقین اعتماد کر سکیں۔ خود ہی تجویز فرما دیں۔ میں اس مسلمہ عدالت کے سامنے اپنی معروضات پیش کروں گا۔ عدالت اس پر جو جرح کرے گی اس کا جواب دوں گا میرے دلائل سننے کے بعد اگر عدالت میرے حق میں فیصلہ کر دے کہ میں نے مرزا صاحب کے کہنے کو توڑ دیا اور ان کے چیلنج کا ٹھیک ٹھیک جواب دے دیا ہے تو ۲۰ ہزار روپے آں عزیز کی اعلیٰ تعلیم کے لئے آپ کو چھوڑتا ہوں۔ دوسری دونوں باتوں کو پورا کرنے کا معاہدہ پورا کرا دیجئے گا۔ اور اگر عدالت میرے خلاف فیصلہ صادر کرے تو آپ شوق سے اخبارات میں اعلان کرا دیجئے گا۔ کہ مرزا صاحب کا چیلنج بدستور قائم ہے اور آج تک کسی سے اس کا جواب نہ بن پڑا۔ اگر آپ اس تصفیہ کے لئے آگے بڑھیں تو اپنی جماعت پر بہت احسان کریں گے۔

قسط نمبر ۳

مولانا عبداللطیف ڈسکہ

تناقضاتِ مرزا

اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے مطابق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون' ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں' آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیش گوئی نہیں' محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے (معلوم ہوا کہ یہ مباہلہ نہیں محض دعا ہے جس کے لئے فریق ثانی کی منظوری یا نامنظوری ضروری نہیں)

اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے' جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے' اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک' میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے (انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا اور ہوا) آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا' اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے' حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بد زبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے' آمین یا الہ العالمین۔

اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے' اس صادق کو زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو' مبتلا کر۔ اے میرے پیار مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین

"ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین آمین"

(مرزا کے شائع کردہ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۸ تا ۵۸۰ طبع ربوہ' جھنگ)

تبصرہ و تجزیہ : ناظرین کرام' قادیانی کی یہ طویل تحریر بغور مطالعہ فرماکر فیصلہ کریں کہ آیا یہ مباہلہ ہے یا صرف دعا یک طرفہ ہے جس کے وقوع کے لئے فریق ثانی کی منظوری یا عدم منظوری کو کچھ دخل نہیں۔

(۱) پھر اس کے یک طرفہ دعا ہونے کی تائید میں مرزا نے آخر میں قرآن مجید کی ایک دعا بھی نقل کردی جو حضرت شعیبؑ نے قوم سے مایوس ہو کر خدا کے حضور پیش کی تھی اور وہ فریق مخالف یعنی کفار و منکرین کی منظوری یا عدم منظوری کی شرط کے بغیر ہی کامل طور پر وقوع پذیر ہوگی۔ ان کے منکر و کذاب تباہ و برباد ہوگئے۔

(۲) ایسے ہی حضرت نوحؑ نے بھی اپنے اور قوم کفار کے درمیان خدائی فیصلہ کے لئے دعا کی تھی۔ جس کا تذکرہ رب کریم اپنے کلام مجید میں یوں فرماتے ہیں۔

حضرت نوحؑ کی دعا : قال رب ان قومی کذبون○ فافتح بینی وبینھم فتحا ونجنی ومن معی من المومنین○ (الشعراء آیت ۱۱۸'۱۱۹)

ترجمہ: اے میرے مالک و مولیٰ میری امت نے تو مجھے جھٹلا دیا سو تو میرے اور ان کے درمیان سچا فیصلہ فرمادے۔

دیکھئے مرزا صاحب نے بھی بالکل یہی عنوان اختیار فرمایا ہے کہ اے اللہ' مجھے ثناء اللہ کذاب و دجال کہتا ہے تو اگر میں ایسا ہی ہوں تو مجھے ہلاک کردے ورنہ اسے ہلاک فرما۔ اب اس میں مخالفین نوحؑ سے منظوری کا کوئی مطالبہ نہ تھا کہ آیا تمہیں یہ طریق فیصلہ منظور ہے یا نہیں؟ بلکہ محض خدا کے حضور یک طرفہ دعا ہے جس کی منظوری کے متعلق ہر فرد بشر خوب جانتا ہے کہ منکرین ہلاک ہوگئے اور خدا کے برگزیدہ نبی علیہ السلام بخیر و سلامتی زندہ رہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے اس طرز پر خدا سے فیصلہ طلب کیا' نہ کہ مباہلہ کی دعوت دی (جس کے لئے فریقین کی منظوری اور حاضری ضروری ہے) یا تو اللہ تعالیٰ نے حسب خواہش قادیانی واقعتاً" کذاب و دجال کو سچے کی زندگی میں اس کی منہ مانگی موت ہیضہ سے ہلاک کردیا۔ بات تو بالکل واضح ہے مگر کچھ قادیانی افراد اس میں شیطانی تاویلیں کرتے رہتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کو منظور نہ کیا تھا لہٰذا مرزا کا مرنا فیصلہ نہیں' محض اتفاق ہے۔ حالانکہ

مندرجہ بالا تفاصیل سے ان کی اس تاویل کا باطل ہونا اظہر من الشمس ہے کہ مرزا واقعتاً" اپنی دعا کے نتیجہ میں منہ مانگی موت سے ہلاک ہوا ہے اور جناب مولانا ثناء اللہ اس کے بعد چالیس سال تک عیش و سکون کی زندگی گزار کر بلکہ قادیانی کو کذاب و دجال ثابت کرکے ۱۹۴۸ء میں خدا کے حضور حاضر ہوئے۔ وہ اپنے اس مشن سے ذرہ پیچھے نہ ہٹے بلکہ پہلے سے بڑھ کر اس محاذ پر قادیانیت کے پرخچے اڑاتے رہے۔

جبکہ قادیانی بقول خود ہیضہ کی مہلک مرض سے ہلاک ہو کر اپنے کذاب و افتراء پر مہر تصدیق ثبت کرگیا۔ (دیکھئے مرزا کے خسر ناصر نواب کی کتاب حیات ناصر ص ۱۴ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۷ء)

اب قادیانی حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس واضح خدائی فیصلہ کے بعد کچھ ہوش کریں کہ مرزا قادیانی کا کذب و افتراء تو سو فیصد ثابت ہوگیا تو تم کیوں اس منحوس کے دامن سے چمٹے ہوئے ہو۔ تمہیں اپنی قبر اور حشر کی فکر نہیں؟

خدارا کچھ خیال کیجئے۔ ضد، ہٹ دھرمی کی ایک حد ہوتی ہے۔ اتنی ہٹ دھرمی نہیں ہونی چاہئے کہ انسان اپنی عاقبت کی بھی فکر نہ کرے اور ایک واضح اور ثابت شدہ کذاب و دجال سے وابستہ رہ کر ہمیشہ ہمیشہ جہنم کا ایندھن بن جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عقل و تمیز سے نوازا ہے، تم کیوں اس دجال سے وابستہ رہنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہو، الحذر الحذر۔

بچئے اور اپنی آل و اولاد کو بھی بچاؤ اس مکار و عیار سے۔ فرمان الٰہی ہے قوا انفسکم واھلیکم نارا اللہ تعالیٰ آپ کو راہ ہدایت اور صراط مستقیم سے نوازے، آمین۔ اللھم انا نعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال

ف : مرزا قادیانی کی یہ دعا بطور فیصلہ کے تھی، اس میں فریق مخالف کی منظوری شرط نہیں ہے جیسے کہ بطور مثال قرآنی مثالیں عرض کردی گئی ہیں۔ اب اسی طرح خود مرزا صاحب کی ذاتی تحریر سے بھی ثبوت لیجئے۔ جناب قادیانی مولوی غلام دستگیر قصوری کے متعلق لکھتے ہیں کہ "انہوں نے اپنی کتاب میں میرے حق میں بددعا کی تھی کہ اے اللہ مرزا اور اس کے متبعین کو ہدایت دے، ورنہ تباہ و برباد کردے تو اس کے نتیجہ میں وہ خود ہی مرگئے۔" (نشان نمبر ۱۴۵ حقیقت الوحی ص ۳۳۲)

یہی بات ہم کہتے ہیں کہ مرزا نے خدا سے یک طرفہ دعا کی تو خود ہی اس کے نتیجہ میں ہلاک ہو کر اپنے کذب پر مہر لگادی۔

۱۴۔ چودھواں معیار، تکمیل مشن :

مرزا قادیانی نے کسی کی صداقت کی جو علامات لکھی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو موت نہیں دیتا جب تک وہ کام پورا نہ ہوجائے جس کے لئے وہ بھیجے گئے ہیں اور جب تک پاک دلوں میں ان کی قبولیت نہ پھیل جائے، تب تک البتہ سفر آخرت ان کو پیش نہیں آتا۔ (ازالہ اوہام ص ۴۲۸۔ علامت ص ۱۹)

(۲) نیز لکھا کہ

وان الانبیاء لا ینقلون من ھذہ الدنیا الی دار الآخرۃ الا بعد تکمیل رسالات قد ارسلو التبلیغھا (حمامۃ البشریٰ ص ۴۹۔ خزائن ج ۷ ص ۲۲۳۔ اربعین ج ۴ ص ۵۔ خزائن ص ۴۳۴ جلد ۱۷ طبع ربوہ)

(۳) "لیکن زیرک لوگ اس کو خوب جانتے ہیں کہ ایسے مامور من اللہ کی صداقت کا اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت ممکن نہیں کہ جس خدمت کے لئے اس کا دعویٰ ہے کہ اس کے بجالانے کے لئے میں بھیجا گیا ہوں، اگر وہ خدمت کو ایسی طرز پسندیدہ اور طریق برگزیدہ سے ادا کردیوے جو دوسرے اس کے شریک نہ ہوسکیں تو یقیناً" سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا تھا" (ازالہ اوہام طبع لاہور ص ۵۵۳)

اب ہم مندرجہ بالا معیار پر جب مرزا صاحب کو پرکھتے ہیں تو ہمیں آنجہانی یہ اعتراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ

"مجھے افسوس ہے کہ میں اس کی راہ میں وہ طاعت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لاسکا جو میری مراد تھی اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کرسکا جو میری تمنا تھی۔ میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا کہ جو کچھ کرنا چاہئے تھا، میں کر نہیں سکا...... مجھے اپنے نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی اور مردہ ہوں نہ زندہ۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۵۹۔ خزائن ج ۲۲ ص ۴۹۳)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جناب قادیانی اپنی ذمہ داری پوری نہ کرسکا بلکہ ادھوری ہی چھوڑ کر راہی ملک عدم ہوگیا۔ فاعتبروا یااولی الابصار

ف : اس بچارے نے تو حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں بھی لکھ دیا کہ وہ انجیل کو ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جابیٹھے۔ (براہین ص ۳۶۱ طبع قدیم۔ خزائن ج ۱ ص ۴۰۹) کے اس اقتباس کے تحت تو حضرت مسیح بھی ......الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین مگر یہ بات نہیں بلکہ مسیح اپنے مشن کی تکمیل کریں گے کیونکہ ابھی وہ فوت نہیں ہوئے۔ دوبارہ آکر تمام یہود مع گمراہ عیسائیوں کے راہ راست پر لے آویں گے گویا ان کا یہ نقصان مشن ان کی زندگی کی دلیل ہے ورنہ ان کے سچے نبی ہونے میں تو مرزا کو بھی شک نہ تھا۔

مزید سماعت فرمایئے۔ قادیانی لکھتا ہے کہ

"میری صداقت اس سے معلوم کرلو کہ جس کام کے لئے میں آیا ہوں وہ پورا ہوا ہے یا نہ؟ اگر وہ غرض پوری نہ ہو تو خواہ میرے کروڑ نشان و معجزات ہوں، کوئی ان کا اعتبار نہیں۔" (دیکھئے قادیانی اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء ص ۳ کالم ۲)

اخبارِ ختمِ نبوّت

حضورؐ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو سزا کیوں نہیں دی جاتی؟

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ کذاب مدعی نبوت ابو المنین یوسف کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹوں سے اس کا دعویٰ نبوت واضح ہے۔ مذکور کا دعویٰ نبوت سے انکار مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے قبیل سے ہے۔ مرزا قادیانی نبوت کا دعویٰ بھی کرتا تھا۔ اور انتساب پر انکار بھی کرتا تھا۔ انہوں نے حکومتی رویہ پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی شخص قائد اعظم محمد علی جناح پر تنقید کرتا ہے۔ اور انہیں سب وشتم کرتا ہے۔ تو حکومت کسی مدعی کی درخواست کا انتظار کئے بغیر فی الفور گرفتار کرتی ہے۔ جبکہ حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی پر طعن و تشنیع کرنے والے پر قانون حرکت میں نہیں آتا بلکہ گستاخ رسول کو وی۔ آئی۔ پی کا درجہ دے کر اندرون ملک اسے مراعات دی جاتی ہیں یا بیرون ملک فرار کرانے کے لئے راہ ہموار کی جاتی ہے۔ مذکور مدعی نبوت کو اگر جیل سے رہا کیا گیا تو عاشقان رسول ﷺ اس کی رہائش گاہ کا گھیراؤ کریں گے۔ اور خود اسے قرار واقعی سزا دینے پر مجبور ہوں گے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان کی درخواست پر فی الفور پرچہ درج کیا جائے نیز انہوں نے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور خطباء سے اپیل کی کہ اس حساس واقعہ پر جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں روشنی ڈالیں۔ اور حکومتی رویہ پر احتجاج کریں۔ نیز انہوں نے مجلس احرار اسلام کی طرف سے احتجاجی کال کی حمایت کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کو بھرپور تعاون کی اپیل کی۔

قصور میں ختم نبوت کانفرنس

قصور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ اسلامیہ تبلیغی مرکز میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت مولانا سید محمد طیب شاہ ہمدانی نے کی' جبکہ تلاوت کلام پاک قاری مشتاق احمد' قاری غلام محمد نے کی اور کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں میں مولانا اللہ وسایا' مولانا خدا بخش' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عبدالرزاق مجاہد' مولانا عبدالحق' حاجی اللہ دتہ مجاہد' مرکزی جماعت اہلحدیث پاکستان کے امیر حافظ زبیر احمد ظہیر نے خطاب کیا۔

مولانا اللہ وسایا نے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت سے لے کر اب تک ہونے والی ختم نبوت کی تحریک کی کارکردگی پر سیر حاصل بحث کی۔ اور مولانا نے علماء لدھیانہ' علماء اہلحدیث' علماء دیوبند' علماء بریلی کی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ عدالتی سطح پر مقدمہ بہاولپور' آٹھ ہائی کورٹوں کے فیصلوں' سپریم کورٹ' وفاقی شرعی عدالت' شریعت اپیلانٹ میں قادیانیوں کے خلاف ایک درجن سے زائد فیصلوں سمیت' جنوبی افریقہ کے کیپ ٹاؤن کی سپریم کورٹ کے فیصلے پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ قادیانیت کو بریک لگ چکی ہے۔ کوئی بھی عقل و دانش والا انسان قادیانیت قبول نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ دلائل کی دنیا میں قادیانیوں کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانیت کی بنیاد توہین رسالت پر ہے۔ اور مسلمان سرور کائنات ﷺ کی شان اقدس میں دریدہ دہنی کسی صورت میں برداشت نہیں کرسکتا۔ توہین رسولؐ کو خود حضور اقدس ﷺ نے سزائے موت دی۔ اور آپؐ کے بعد آپؐ کے خلفاء راشدین سمیت بعد میں آنے والے خلفاء نے اس سزا کو برقرار رکھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اہانت رسولؐ کی دفعات کو اصل صورت میں برقرار رکھا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ اگر امتناع قادیانیت کے قانون کو اصل حالت میں نافذ کرکے اس پر عملدرآمد کیا جائے۔ تو قادیانیت کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کا اصل علاج وہ ہے جو سیدنا صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب اور اس کے متبعین کے ساتھ کیا تھا۔ یعنی جھوٹا مدعی نبوت اور اسے نبی ماننے والوں کا اصل علاج سزائے موت ہے۔ ہم ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

عالمی اللہ دتہ مجاہد نے کہا کہ سرزمین پاکستان پر چالیس کے قریب اہانت رسول کے واقعات ہو چکے ہیں۔ لیکن آج تک کسی توہین کے مرتکب کو سزا نہیں دی گئی بلکہ انہیں پروٹوکول کے تحت بیرون ملک بھیجا گیا حکمران اپنی حکومت کے تحفظ کے لئے سب کچھ کرتے ہیں۔ کاش کہ حضور اقدس ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے بھی کچھ کریں۔

مولانا عبدالرزاق مجاہد نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض سرانجام دیے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ پاسپورٹ کے مذہب کے خانہ میں قادیانیوں کو احمدی لکھنے کا سرکلر واپس لیا جائے۔ ایک اور قرارداد میں ابوالحسنین یوسف نامی جھوٹے مدعی نبوت کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ مولانا احمد میاں حمادی کے فرزند ارجمند مولانا قاری محمد طاہر مکی کے اغواء اور ان پر تشدد پر تشویش کا اظہار کیا گیا مطالبہ کیا گیا کہ قاری طاہر مکی کو اغواء اور ان پر تشدد کرنے والے قادیانی ملزموں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔

لاہور ہائی کورٹ کے قادیانی جج اسلام بھٹی، جاوید بھٹی سمیت عدلیہ و انتظامیہ میں قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔

کانفرنس کے انتظامات کے لئے مشتاق احمد، قاری محمد یحییٰ ہمدانی، مولانا عبدالحق، چودھری فضل حسین، مولانا عبدالرحمان سمیت مجلس کے کارکنوں نے شب و روز محنت کی۔ خداوند ان کی محنت کو قبول فرمائیں۔ اور کانفرنس کو قادیانیت کے لئے ہدایت کا باعث بنائے

قادیانی جاسوسی کو کارثواب سمجھتے ہیں

(کوئٹہ نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رہنما مولانا محمد علی صدیقی نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان میں فرقہ واریت پھیلانے اور دہشت گردی کے واقعات میں قادیانی ملوث ہیں قادیانیوں کا مقصد ملت اسلامیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا اور پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانا ہے انہوں نے کہا کہ بھارت کے شہر دہرہ دون میں راکی اکیڈمی میں قادیانی انسٹرکٹر پاکستان کو پارہ پارہ کرنے کے لئے لیکچر دیتے ہیں اور قادیانی تخریب کاری کی تربیت دے رہے ہیں ان کا سربراہ ایک قادیانی عبدالباسط نامی ہے مولانا محمد علی صدیقی نے انکشاف کیا کہ قادیانی امریکہ کے لئے دنیا بھر میں جاسوسی کے فرائض انجام دے رہے ہیں برطانوی حکومت نے قادیانیوں کو دنیا کی بہترین جاسوس جماعت قرار دیا ہے کیونکہ قادیانی جاسوسی کو مذہبی طور پر کارثواب سمجھتے ہیں انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کی سرگرمیاں

(پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد آف کندیاں ۲۸ مارچ جمعۃ المبارک کو گوجرانوالہ کے تنظیمی دورے پر تشریف لائے۔ وہ عمائدین شہر، علماء اور صحافیوں سے ملاقاتوں کے علاوہ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے دفتر اندرون سیالکوٹی گیٹ گوجرانوالہ میں بعد نماز عشاء منعقدہ کارکنوں کے اجتماع سے بھی خطاب فرمایا۔ اجتماع سے پاکستان شریعت کونسل کے مرکزی سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، مجلس اساتذہ اسلام پاکستان کے سیکریٹری جنرل سید احمد حسین زید، مرکزی سیکریٹری اطلاعات پروفیسر محمد اعظم، مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا حکیم عبدالرحمان آزاد، سیکریٹری جنرل قاری محمد یوسف عثمانی، مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر اور حافظ محمد ثاقب نے بھی خطاب کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا اجلاس مولانا حکیم عبدالرحمان آزاد کی صدارت میں ہوا جس میں اجتماع کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس سے قاری محمد یوسف عثمانی، مولانا عبدالقدوس عابد، حافظ شیخ بشیر احمد، مولانا فقیر اللہ اختر، حافظ محمد ثاقب، چودھری غلام نبی، مولانا طارق محمود ثاقب، حافظ محمد اسحاق اور دیگر عہدیداروں نے خطاب کیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مجلس کی رکنیت سازی از سرنو کی جائے۔ اس سلسلہ میں علاقہ وار کنوینر مقرر کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔

مولانا مرحوم کی تحفظ ختم نبوت کی خدمات قابل ستائش ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے تعزیتی پیغامات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت اقدس مولانا خان محمد کندیاں شریف، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمان جالندھری، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا شبیر احمد، مولانا خدا بخش، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سمیت تمام مبلغین نے مولانا مرحوم کی وفات پر قلبی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ ان کی باقیات الصالحات جامعہ دارالعلوم مدنیہ، مدرسہ تعلیم القرآن شریف آباد کو قیامت تک آباد و شاداب رکھیں اور ان کی ساتھ رحم و کرم کا معاملہ فرمائیں نیز مولانا عطاء الرحمان، مفتی ابوبکر سعید الرحمان، مولانا زبیر احمد سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کا ایک تعزیتی اجلاس مولانا محمد خیرالدین صاحب کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوریؒ کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اجلاس میں مرحوم کی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اور دینی خدمات کو سراہا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد منیر الدین نے فرمایا کہ مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوریؒ کو عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ محبت تھی اور مولانا کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سب کچھ ختم نبوت کے لئے تھا۔ چوہدری محمد افضل اعزاز' حاجی تاج محمد فیروز نے مولانا کے انتقال کی خبر سن کر فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک بہت اہم ساتھی سے محروم ہو گئی اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ دے آمین۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے کہا کہ مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوریؒ نے دین کے لئے بہت کام کیا اس کے علاوہ مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوریؒ کو یہ بھی اعزاز حاصل تھا کہ مولانا مخدوم سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ' قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اور مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی خدمت میں ایک طویل وقت گزار چکے تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے مولانا عبدالواحد' مولانا انوارالحق حقانی' مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی' قاری مہراللہ' حافظ محمد انور مندوخیل' مولانا عبداللہ منیر قاری محمد شریف' حافظ غلام یاسین' حاجی نعمت اللہ خان' حاجی خلیل الرحمان' حافظ محمد حنیف عبدالرشید مدنی' ناظم دفتر غلام یاسین نے مولانا مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا کی۔

○

آہ مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوریؒ

محمد اسماعیل شجاع آبادی ۔۔۔ لاہور

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے صدر' جمعیت علماء اسلام بہاولپور ڈویژن کے امیر سی ایکشن کمیٹی کے کنوینر' جامعہ دارالعلوم مدنیہ ماڈل ٹاؤن بی کے بانی و ناظم اعلیٰ علامہ مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوریؒ مورخہ ۱۳' ۱۴ مارچ ۱۹۹۷ء کی درمیانی شب بہاولپور میں انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بہاولپور میں علماء حق کی پہچان تھے' ہر تحریک میں پیش پیش رہے' ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے زمانہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ تھے' ایک عرصہ تک مبلغ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ایوب خان کے مارشل لاء کے دور میں جب "جامعہ عباسیہ" بہاولپور کی قومی تحویل میں لے کر اسے جدید علوم کی یونیورسٹی "جامعہ اسلامیہ" کا نام دے دیا گیا۔ تو موصوف نے بہاولپور کے علماء کرام کے مشورہ سے ماڈل ٹاؤن بی میں ۱۹۶۵ء میں " دارالعلوم مدنیہ" کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ اور اس کی تعمیر و ترقی کے لئے شب و روز مصروف رہے۔ مدرسہ کے لئے بیرون ملک کے دورے کئے آپ کی کوششوں سے مدرسہ ملک کے اہم جامعات میں شمار ہونے لگا۔ جس کا تعلیمی معیار ملک کے کئی ایک اہم جامعات سے بھی اچھا ہے۔ مدرسہ کی تعمیر و ترقی کے ساتھ ساتھ دعوت و تبلیغ' قادیانیت کے خلاف جدوجہد میں نمایاں رہے۔ بندہ جب بہاولپور میں مبلغ کی حیثیت سے تعینات ہوا تو موصوف نے ہر کٹھن اور مشکل مرحلہ میں مجلس اور بندہ کی بھرپور سرپرستی کی۔

۱۹۷۴ء کی ختم نبوت کی تحریک میں جب مجلس عمل کی تشکیل ہوئی تو مرحوم اس کے صدر چنے گئے بعد ازاں "سلیمان اظہر" نامی ایک بدبخت پروفیسر نے ڈاکٹریٹ کے لئے جو مقالہ لکھا اس میں سرور کائنات ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے خلاف دریدہ دہنی کی تو مجلس عمل نے آپ کی صدارت میں پروفیسر مذکور کے خلاف تحریک چلائی۔ کئی ماہ کی مسلسل جدوجہد کے بعد نہ صرف پروفیسر مذکور کو اسلامیہ یونیورسٹی سے علیحدہ کیا گیا۔ بلکہ آئندہ کے لئے یونیورسٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ اسلامیات میں ڈاکٹریٹ میں کسی پروفیسر کو یورپ کی یونیورسٹیوں میں نہیں بھیجا جائے گا۔ بہرحال آپ ایک جرات مند اور بہادر عالم دین تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی و قائدین کو بڑے احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مرحوم کی وفات سے بہاولپور ایک اور عالم دین کے وجود سے محروم ہو گیا۔ مرحوم مبلغ ختم نبوت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ کے فرزند نسبتی تھے۔ گزشتہ سال کافی بیمار رہے' اللہ پاک نے صحت و عافیت سے نوازا خاصے تندرست ہو گئے تھے' گزشتہ دنوں بہاولپور میں ایک قتل ہو گیا۔ مقتول کے ورثاء نے اسے فرقہ وارانہ رنگ دے کر آپ کے صاحبزادے مولانا زبیر احمد کو ملوث کر دیا۔

چنانچہ انتقال کی رات پولیس نے آپ کے گھر چھاپہ مارا۔ آپ اور آپ کے فرزند ارجمند مولانا زبیر احمد گھر نہ ملے تو آپ کے برادر نسبتی مولانا مفتی عطاء الرحمان' حکیم عبدالرحمان کو پولیس گرفتار کر کے لے آئی۔ اور مدرسہ کی دیواریں پھلانگ کر جب پولیس کی نفری نے گھراؤ کیا تو مریض تو پہلے ہی تھے۔ اچانک دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔

○

نعت رسول مقبول ﷺ

صادق و پیکر سادگی آپؐ ہیں — مشعل دانش و آگہی آپؐ ہیں
متقی و سخی و غنی آپؐ ہیں — حکمت و علم کی روشنی آپؐ ہیں
آپؐ کا کوئی ہمسر نہیں ہے کہیں — یہ یہود و نصاریٰ نے تصدیق کی
بعد اللہ کے آپ ہی آپؐ ہیں — منتظر جس کے تھے وہ نبی آپؐ ہیں
ہاں رسول و پیمبر بھی ہیں آخری — دور جہل خرد میں تمنا فقط
اور خدا کے نبی آخری آپؐ ہیں — ایک امید کی روشنی آپؐ ہیں

عبدالحق تمنا (گلشن اقبال کراچی)

صَحیفۂ رحمانیہ

اہل علم حضرات سے ایک ضروری گزارش

قارئین ہفت روزہ ختم نبوت اور دیگر اہل علم حضرات سے ایک ضروری گزارش ہے کہ حضرت مولانا سید محمد علی مونگیروی رحمتہ اللہ علیہ خانقاہ رحمانیہ 'مونگیر صوبہ بہار (بھارت) نے اپنے زمانہ حیات میں رد قادیانیت پر سو سے زائد کتب و رسائل شائع فرمائے۔ علاوہ ازیں آپ نے صحیفہ رحمانیہ کے نام سے سلسلہ رسائل بھی شائع فرمائے۔ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۲ دفتر مرکزیہ کی لائبریری میں موجود ہے۔ نہ معلوم اس کے بعد بھی آپ نے اس سلسلہ کے کتنے نمبر شائع کئے۔

اس وقت "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کی مرکزی لائبریری ملتان میں صحیفہ رحمانیہ نمبر ۳'۴'۵'۶'۸'۹'۱۰'۱۱'۱۲'۱۳'۱۷'۲۲ موجود نہیں ہیں اور اگر صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۲ کے بعد بھی نمبرات ہوں تو وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ اندرون و بیرون ملک کے جملہ اہل علم حضرات سے استدعا ہے کہ کسی کے پاس مندرجہ بالا صحیفہ رحمانیہ کے نمبرات موجود ہوں تو ان کے عمدہ فوٹو اسٹیٹ کر کے رجسٹرڈ ڈاک سے ارسال فرمائیں۔ فوٹو اسٹیٹ اور ڈاک کے جو اخراجات ہوں گے وہ دفتر مرکزیہ ادا کرے گا۔ یہ بہت بڑی علمی معاونت ہوگی۔ اگر اصل ارسال فرمائیں گے تو ان کے فوٹو کرا کر اصل رجسٹرڈ ڈاک سے واپس کر دیں گے۔ امید ہے کہ اس دینی و علمی معاونت میں کوتاہی نہیں فرمائیں گے۔ یہ صدقہ جاریہ ہوگا۔ اللہ رب العزت توفیق مرحمت فرمائیں۔

رابطہ کے لئے : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
صدر دفتر ملتان پاکستان (فون : ۵۱۴۱۲۲)

REGD. NO. SS- 160

شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ امیر مرکزیہ اور حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مرکزیہ کی اپیل

قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے۔
○ یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
○ تبلیغ و اشاعت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
○ اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۴ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
○ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
○ صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
○ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
○ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
○ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے راہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

کراچی کے احباب نیشنل بینک پرانی نمائش برانچ اکاؤنٹ نمبر 4187-1 میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں

قربانی کے جانور کی عمر

بکرا، بکری ایک سال۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسا دو سال۔ اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔ البتہ فربہ بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو۔ اگر ایک سال کے بھیڑ دنبوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

○ قربانی کا جانور بے عیب ہو۔ ○ خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔ ○ کان قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کے ابتداء ہی سے دانت نہ ہوں تو قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو یا چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔ ○ گائے، بھینس، اونٹ میں سات آدمی حصہ دار ہو سکتے ہیں، اگر کوئی اکیلا کرے، تو بھی جائز ہے۔ ○ سنت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لئے قبلہ رو لٹائے تو یہ دعا پڑھے :

انی وجہت وجہی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین ○

○ اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے :

اللہم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراہیم علیہما السلام

○ قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔ ○ حصہ دار سب مسلمان ہوں اگر قادیانی یا لاہوری، مرزائی حصہ دار ہو گا تو سب کی قربانی نہ ہو گی۔ ○ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا تو اس کا کھانا حرام ہو گا۔ ○ قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔ ○ قربانی کے جانور کی رسی، جھول وغیرہ صدقہ میں دینی چاہئے۔ ○ ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے لئے اکیلے یا باجماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ مندرجہ ذیل تکبیرات کہنا واجب ہے اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کر دیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

○ یکم ذی الحجہ سے لے کر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے تاکہ حج کرنے والوں سے مشابہت ہو جائے۔ ○ نماز عید کے لئے گھر سے نکلیں تو تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں۔ ○ ایک راستہ سے جائیں دوسرے سے آئیں۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان شہر فون : 514122
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی فون : 7780337